REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم   نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم   وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

POSTAL REGISTRATION NO. P/GDP-23.

ولقد نصرکم اللہ ببدرٍ وانتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

جلد ۳۹

شمارہ ۱۵

ایڈیٹر
عبدالحق فضل

نائب :-
قریشی محمد فضل اللہ

شرح چندہ
سالانہ ۶۰ روپے
ششماہی ۳۰ روپے
ممالک غیر
بذریعہ بحری ڈاک ۲۵۰ روپے
فی پرچہ ایک روپیہ ۲۵ پیسے

THE WEEKLY "BADR" QADIAN-143516

ہفت روزہ بدر قادیان — 143516

۲۲ رمضان المبارک ۱۴۱۰ھ   ۱۹ شہادت ۱۳۶۹ ہش   ۱۹ اپریل ۱۹۹۰ء

بفضل اللہ تعالیٰ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر و عافیت ہیں۔ الحمد للہ۔ احباب کرام حضور انور کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر، خصوصی حفاظت اور مقاصد عالیہ میں معجزانہ فائز المرامی کے لئے تواتر کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں ٭

رمضان المبارک کے فضائل

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :-

"روزہ دار کو خیال رکھنا چاہیئے کہ روزے سے صرف یہ مطلب نہیں کہ انسان بھوکا رہے۔ بلکہ خدا تعالیٰ کے ذکر میں بہت مشغول رہنا چاہیئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رمضان شریف میں بہت عبادت کرتے تھے۔ اِن ایّام میں کھانے پینے کے خیالات سے فارغ ہو کر اور ان ضرورتوں سے انقطاع کر کے تبتّل الی اللہ حاصل کرنا چاہیئے۔ بدنصیب ہے وہ شخص جس کو رُوحانی روٹی ملے مگر اس نے اس کی پرواہ نہیں کی۔ جسمانی روٹی سے جسم کو قوت ملتی ہے۔ ایسا ہی رُوحانی روٹی رُوح کو قائم رکھتی ہے۔ اس سے رُوحانی قویٰ تیز ہوتے ہیں۔ خدا سے فتحیاب ہونا چاہو کہ تمام دروازے اُس کی توفیق سے کھلتے ہیں۔"

(بدر ۱۸ جنوری ۱۹۰۷ء)

"جو شخص مریض اور مسافر ہونے کی حالت میں ماہِ صیام میں روزہ رکھتا ہے وہ خدا تعالیٰ کے صریح حکم کی نافرمانی کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے صاف فرما دیا ہے کہ بیمار اور مسافر روزہ نہ رکھے۔ مرض سے صحت پانے اور سفر کے ختم ہونے کے بعد روزے رکھے۔ خدا کے اس حکم پر عمل کرنا چاہیئے۔ کیونکہ نجات فضل سے ہے۔ نہ کہ اپنے اعمال کا زور دکھا کر کوئی نجات حاصل کر سکتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ مرض تھوڑی ہو یا بہت اور سفر چھوٹا ہو یا لمبا، بلکہ حکم عام ہے۔ اور اس پر عمل کرنا چاہیئے۔ مریض اور مسافر اگر روزہ رکھیں گے تو اُن پر حکم عدولی کا فتویٰ لازم آئے گا۔"

(فتاویٰ حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۳۲)

سیّدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :-

"روزوں کا ایک رُوحانی فائدہ یہ بھی ہے کہ اس سے انسان خدا تعالیٰ سے مشابہت اختیار کر لیتا ہے۔ خدا تعالیٰ کی ایک صفت یہ ہے کہ وہ نیند سے پاک ہے۔ انسان ایسا تو نہیں کر سکتا کہ وہ اپنی نیند کو بالکل چھوڑ دے مگر وہ اپنی نیند کے ایک حصّہ کو روزوں میں خدا تعالیٰ کے لئے قربان ضرور کرتا ہے۔ سحری کھانے کے لئے اُٹھتا ہے۔ تہجد پڑھتا ہے۔ عورتیں جو روزہ نہ بھی رکھیں وہ سحری کے انتظام کے لئے جاگتی ہیں۔ کچھ وقت دُعاؤں میں اور کچھ نماز میں صرف کرنا پڑتا ہے۔ اور اس طرح رات کا بہت کم حصّہ سونے کے لئے باقی رہ جاتا ہے۔ اور کام کرنے والوں کے لئے تو گرمی کے موسم میں دو تین گھنٹے ہی نیند کے لئے باقی رہ جاتے ہیں۔ اس طرح انسان کو اللہ تعالیٰ سے ایک مشابہت پیدا ہو جاتی ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کھانے پینے سے پاک ہے۔ انسان کھانا پینا بالکل تو نہیں چھوڑ سکتا۔ مگر پھر بھی رمضان میں اللہ تعالیٰ سے وہ ایک قسم کی مشابہت ضرور پیدا کر لیتا ہے۔ پھر جس طرح اللہ تعالیٰ سے خیر ہی خیر ظاہر ہوتا ہے، اسی طرح انسان کو بھی روزوں میں خاص طور پر نیکیاں کرنے کا حکم ہے۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے، جو شخص غیبت، چغلخوری اور بدگوئی وغیرہ بُری باتوں سے پرہیز نہیں کرتا اُس کا روزہ نہیں ہوتا۔ گویا مومن بھی کوشش کرتا ہے کہ اُس سے خیر ہی خیر ظاہر ہو۔ اور وہ غیبت، لڑائی جھگڑے سے بچتا رہے۔ اس طرح وہ اس حد تک خدا تعالیٰ سے مشابہت پیدا کر لیتا ہے جس حد تک ہو سکتی ہے۔ اور یہ ظاہر ہے کہ ہر چیز اپنی مثل کی طرف دوڑتی ہے ..... ع

کند ہمجنس با ہمجنس پرواز"

(تفسیر کبیر جلد دوم صفحہ ۳۷۹)

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں :-

"رمضان شریف تمام عبادتوں کا ارتقاء ہے۔ رمضان شریف انسان کو اُس مقصد کی طرف لے کر جاتا ہے جس کی خاطر انسان پیدا کیا گیا ہے۔ یہ انسان کو بنی نوعِ انسان کے حقوق ادا کرنے میں بھی درجۂ کمال تک پہنچاتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے حقوق ادا کرنے میں بھی درجۂ کمال تک پہنچاتا ہے۔ اس کے باوجود بڑے ہی بدقسمت ہوں گے وہ لوگ جو رمضان کو پائیں اور خالی ہاتھ اس سے نکل جائیں۔ رمضان کی برکتوں میں سے ہو کے نکلیں لیکن یہ پانی اُن کو نہ چھوئے۔ اور چکنے گھڑے کی طرح ویسے کے ویسے وہاں سے آگے چلے جائیں۔ یہ بڑی بدقسمتی ہے۔ یہ ایسی بدقسمتی ہے کہ آپ کروڑوں مسکینوں کو بھی کھانا کھلا دیں تو بھی یہ نیکی اس نعمت کی محرومی کا بدلہ نہیں ہو سکتی۔"

(الفضل ۲۵ جون ۱۹۸۲ء)

خصوصی درخواستِ دُعا

مدرسہ احمدیہ قادیان کی آخری کلاس درجہ ثالثہ کے عزیز طلبہ اپنے آخری بورڈ کے امتحان میں نمایاں کامیابی کے لئے خصوصی درخواستِ دُعا کرتے ہیں۔ یہ امتحان چند ماہ تک ہونے والا ہے۔ یہ بھی درخواستِ دُعا ہے کہ ان سب عزیز طلبہ کو اللہ تعالیٰ فارغ التحصیل ہونے کے بعد احسن رنگ میں خدمتِ سلسلہ کی توفیق عطا فرمائے۔

(ایڈیٹر)

منیر احمد حافظ آبادی ایم۔ اے۔ پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر :- نگران بورڈ بدر قادیان

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ
ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۱۹ شہادت ۱۳۶۹ ہش

"بدر" کے صفحات میں اضافہ

الحمدُ لِلّٰہ ہفت روزہ "بدر" قادیان میں چار صفحات کا اضافہ ہوگیا ہے۔ ثُمّ الحمدُ لِلّٰہ۔

قبل ازیں "بدر" کے صفحات میں بتایا جاتا رہا ہے کہ "بدر" مالی بحران میں مبتلا ہے۔ سالہا سال سے مالی خسارہ پہ چلتے چلتے "بدر" تقریباً ایک لاکھ روپے کا مقروض ہوگیا۔ سالانہ خسارہ کے علاوہ یہ خطیر رقم الگ ایک مسئلہ بن گئی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہُ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادِ گرامی کے مطابق دفتر نے بعض مخلصین کو تحریک کرکے عطایا بھی وصول کئے۔ بعدہٗ دفتری رپورٹ پر "بدر" کے نگران بورڈ نے اپنے فیصلہ میں یکم مارچ ۱۹۹۰ء سے "بدر" کے چار صفحات کم کر دیئے۔ جس کے بعد قارئینِ بدر کی جانب سے صفحات میں اضافہ کرنے کے مطالبات پر مشتمل لگاتار خطوط موصول ہوتے رہے ہیں۔ اسی دوران سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہُ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے موصولہ ایک ارشادِ گرامی کی روشنی میں نگران بورڈ نے فیصلہ کیا ہے کہ ۱۹ شہادت (اپریل ۱۹۹۰ء) سے "بدر" پھر سولہ صفحات پر شائع ہُوا کرے گا۔ اس فیصلہ کی تعمیل میں "بدر" کا یہی پرچہ آج آپ کے ہاتھ کی زینت بن رہا ہے ؎

میں نے کس پیار سے سینے سے لگا رکھا ہے
تم مِرے ہجر کے لمحوں سے جُدا مت ہونا

اس سلسلہ میں قارئینِ بدر کی خدمت میں درخواستِ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بدر کے مقام اور وقار کو ہر پہلوُ سے بلند سے بلند تر کرتا چلا جائے اور اس کے عملہ کو ہمت، کوشش، دُعاؤں اور پُر خلوص تعاون کے ساتھ احسن رنگ میں تا دیر خدمات انجام دینے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

حضور انور ایدہُ اللہ تعالیٰ کے وہ دُعائیہ الفاظ تبرکاً درج ذیل ہیں جو حال ہی میں "بدر" میں ریکارڈ ہو چکے ہیں۔ فرمایا:۔

"اللہ تعالیٰ "بدر" کے وقار کو ہزاروں چند بڑھائے اور اپنے نام کی مانند ہمیشہ روشن سے روشن تر ہوکر طلوع ہوتا رہے۔"

(بدر ۲۹ امان (مارچ ۱۹۹۰ء))

اللہ تعالیٰ "بدر" کو حضور انور کی دُعاؤں اور نیک توقعات کا پُورا پُورا مصداق بنا دے۔ آمین۔

آخر میں عہدیدارانِ جماعت اور ذیلی تنظیموں اور مبلّغین و معلّمین کرام سے عاجزانہ درخواست ہے کہ حضور انور کے منشاءِ مبارک کے مطابق اپنے اپنے حلقہ میں "بدر" کی سرکولیشن کو بڑھانے کی پُوری پُوری کوشش کی جائے۔ نئے خریدار بنائے جائیں۔ مخیّر احباب مستحقین کے نام "بدر" جاری کروائیں۔ علاوہ ازیں احباب جماعت خوشی کے مواقع پر اعانتِ "بدر" اور عطایا کی مَد میں بھرپور مالی تعاون دے کر عند اللہ ماجور ہوں۔

جَزَاکُمُ اللّٰہُ اَحْسَنَ الْجَزَآءِ ؎

رُوح تک جس سے معطّر ہو وہ خوشبو ہو تم
پھول کے ساتھ سدا رہنا جُدا مت ہونا

عبد الحق فضل

○

اب آ بھی جائیے کہ ہمیں انتظار ہے!

رُخصت ہُوئی خزاں کہ یہ دَورِ بہار ہے
دیکھو چمن میں برگ و شجر پر نکھار ہے
دیدِ جمال کے لئے اب اضطرار ہے
اب آ بھی جائیے کہ ہمیں اِنتظار ہے

راہوں کے صاف ہونے پہ وعدہ تھا آپ کا
قادر خدا نے راہوں کو اب صاف کر دیا
دیکھو عدو کا پیرہن اب تار تار ہے
اب آ بھی جائیے کہ ہمیں اِنتظار ہے

پلکوں سے صاف کرتے ہیں راہوں کو صبح و شام
ایسا نہ ہو کہ خواہشیں رہ جائیں ناتمام
راتوں کے تیر کا اثر اب آشکار ہے
اب آ بھی جائیے کہ ہمیں اِنتظار ہے

اب آ بھی جائیے کہ ڈھلی جا رہی ہے شام
مُرغِ چمن کے لب پہ ہے طاہر پیا کا نام
دیکھو نا آپ کے لئے دِل بے قرار ہے
اب آ بھی جائیے کہ ہمیں اِنتظار ہے

اہلِ چمن پہ آپ کے کتنے ہی ہیں کرم
جاری رہے یہ سلسلہ اے صاحبِ حشم
نازاں ہیں ہم کہ آپ کو ہم سے پیار ہے
اب آ بھی جائیے کہ ہمیں اِنتظار ہے

○

۲۳/۱۲/۸۹ کو قادیان دار الامان سے رُخصت ہوتے وقت

جذباتِ دِل

اے کاش قادیاں میں کوئی روک لے مجھے
میری یہ مُشتِ خاک اِسی خاک پر رہے
مدّت سے آرزو ہے دِلِ بے قرار میں
اِس پاک سرزمین میں دوگز زمیں ملے
یارو خیالِ ہجر سے دِل ڈوب رہا ہے
سُورج کا حال ہوتا ہے جیسے کہ دِن ڈھلے
پاؤں گا پھر کہاں میں یہ مینارۃ المسیح
اقصیٰ کے صحن سے جو بصد شان ہے اُٹھے
وہ لذّت و سُرورِ مناجات صبح و شام
بیت الدُّعا میں گریہ و زاری کے وہ مزے
یاد آئے گا وہ مقبرہ اہلِ بہشت کا
پوشیدہ چاند تارے ہیں جس کی زمیں تلے

اِک عرصۂ دراز تک یادیں ستائیں گی
شبّیر آج کوچۂ جاناں سے ہم چلے

○

از چوہدری شبّیر احمد صاحب وکیل المال تحریکِ جدید

تقریر جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۸۹ء

قسط اوّل

سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

فیضانِ ختمِ نبوت جاری ہے

از محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان

مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ ؕ وَکَانَ اللّٰہُ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا ○

(احزاب ۴۱)

یٰۤاَیُّہَا النَّبِیُّ اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰکَ شَاہِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا ○ وَّدَاعِیًا اِلَی اللّٰہِ بِاِذْنِہٖ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا ○ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِیْنَ بِاَنَّ لَہُمْ مِّنَ اللّٰہِ فَضْلًا کَبِیْرًا ○

(احزاب ۴۶ - ۴۷ - ۴۸)

وَمَاۤ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ ○ (انبیاء)

قُلْ یٰۤاَیُّہَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ جَمِیْعًا ○

(اعراف)

حرفِ اوّل :- اللہ تعالیٰ انسانی تخلیق کی علتِ غائی کو بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے :-

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ کہ میں نے انسان کو صرف (اس) غرض کے لئے پیدا کیا ہے تا وہ اپنے رب کا حقیقی عبد بن جائے اور اپنے خالق و مالک سے اپنا تعلق پیدا کر کے مقصدِ حیات کو حاصل کر سکے۔ چنانچہ اس عظیم الشان مقصد کے حصول کے لئے اور اس کی راہوں کو استوار کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے سلسلۂ نبوت و امامت کو جاری فرمایا۔ موجودہ انسانی دور میں سلسلہ نبوت کا حضرت آدم علیہ السلام سے آغاز فرمایا۔ آپ کے بعد حضرت نوح علیہ السلام منصب نبوت پر فائز ہوئے اور آپ کا سلسلہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام تک قائم رہا۔ پھر جب اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو لوگوں کی ہدایت کے لئے منتخب کیا تو آپ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔ اِنِّیْ جَاعِلُکَ لِلنَّاسِ اِمَامًا۔ کہ اے ابراہیم! میں لوگوں کی ہدایت اور رہنمائی کے لئے تجھے منصب نبوت پر فائز کرنے والا ہوں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جب اپنے اوپر خدا تعالیٰ کے اس لطف و کرم کو دیکھا تو نہایت عاجزی اور انکساری کے ساتھ اس کے حضور میں التجا کی وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ کہ اے میرے پروردگار! اس نعمت سے میری ذریت اور نسل کو بھی مالا مال کر۔ قرآن حکیم بیان کرتا ہے کہ اس وقت حضرت ابراہیم کے رب نے جواب میں فرمایا۔ لَا یَنَالُ عَہْدِی الظّٰلِمِیْنَ (بقرہ) کہ ہاں اے ابراہیم! میں تیری التجا اور دعا کو قبولیت کا شرف بخشتا ہوں مگر اس شرط کے ساتھ کہ تیری ذریت اور نسل میں سے جو ظالم ہوں گے انہیں اس نعمت سے محروم کر دیا جائے گا۔

چنانچہ تورات اور قرآن حکیم کی شہادت موجود ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دو بیٹوں حضرت اسماعیل علیہ السلام سے بنی اسماعیل اور حضرت اسحاق علیہ السلام سے بنی اسرائیل دو عظیم الشان قومیں وجود میں آئیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعاؤں کے طفیل اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے بنی اسرائیل میں نبوت کا سلسلہ جاری فرمایا اور ایک طویل مدت تک ان میں سے ہادی اور رہبر مبعوث ہوتے رہے مگر اس وقت جبکہ بنی اسرائیل نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو صلیب پر لٹکا کر قتل کرنے کی کوشش کی اور اپنی باغیانہ اور ظالمانہ سرگرمیوں کو انتہا تک پہنچا دیا تو اللہ تعالیٰ نے انہیں نعمتِ نبوت و امامت سے محروم کر دیا۔ لیکن ساتھ ہی یہ خوشخبری دی کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعاؤں کو قبولیت کا شرف بخشا تھا اور بنی اسرائیل اپنی بداعمالیوں کے باعث اس کے قابل نہ رہ گئے تھے اس لئے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دوسرے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی نسل کو اس نعمت کا وارث قرار دے دیا اور ایک عظیم الشان نبی کے مبعوث کرنے کا فیصلہ فرمایا جو درحقیقت اپنے بزرگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعاؤں کا ہی ثمرہ تھا۔ کیونکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ایک موقعہ پر جبکہ آپ خانہ کعبہ کی بنیاد رکھ رہے تھے اور آپ کے ساتھ حضرت اسماعیل علیہ السلام بھی مصروفِ عمل تھے، خدا تعالیٰ سے یہ التجا کی تھی کہ :-

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِیْہِمْ رَسُوْلًا مِّنْہُمْ یَتْلُوْا عَلَیْہِمْ اٰیٰتِکَ وَیُعَلِّمُہُمُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَۃَ وَیُزَکِّیْہِمْ ؕ اِنَّکَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ ○ (سورہ بقرہ)

کہ اے ہمارے رب! ہماری یہ التجا ہے کہ تو انہیں میں سے ایک رسول مبعوث فرما جو انہیں تیری آیات پڑھ کر سنائے اور انہیں کتاب اور حکمت کی باتیں سکھائے اور انہیں پاک کرے۔ یقیناً تو ہی غالب اور حکمت والا ہے۔

فیصلہ کو ظہور :- اس دعائے خاص میں ایک عظیم الشان نبی اور رسول کے مبعوث کئے جانے کے لئے دعا کی گئی ہے۔ جس کا عرب کی سرزمین میں ظاہر ہونا مقدر تھا۔ علاوہ ازیں اس عظیم الشان نبی کے ظہور کا ذکر تورات اور دیگر الٰہی نوشتوں میں کھلا موجود ہے۔ چنانچہ ایک موقعہ پر جبکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پیروکاروں نے اوّل حضرت موسیٰ علیہ السلام سے یہ مطالبہ کیا کہ ہم خدا کو دیکھنا چاہتے ہیں لیکن جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے خدا تعالیٰ سے دعا کی اور انہیں کوہ طور پر لے گئے تو انہوں نے وہاں سخت بزدلی دکھائی اور خدا کی تجلی دیکھنے اور اس کے کلام کو سننے سے انکار کر دیا۔ ان کی اس گستاخانہ حرکت پہ خدا سخت ناراض ہوا اور اپنی ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر اپنا کلام پُر جلال نازل کیا جسے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بایں الفاظ بیان کیا ہے۔ فرماتے ہیں :-

" خداوند نے مجھ سے کہا کہ وہ جو کچھ کہتے ہیں سو ٹھیک کہتے ہیں۔ اب میں ان کے لئے اُن ہی کے بھائیوں میں سے تیری مانند نبی برپا کروں گا اور اپنا کلام اس کے منہ میں ڈالوں گا اور جو کچھ میں اسے حکم دوں گا وہی ان سے کہے گا اور جو کوئی میری ان باتوں کو جس کو وہ میرا نام لیکر کہے گا نہ سنے گا تو میں اس کا حساب اس سے لوں گا۔"

(کتاب استثناء باب ۱۸ آیت ۱۸)

پھر ایک دوسرے موقعہ پہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کشف میں دکھایا گیا کہ :-

" خداوند سینا سے آیا اور شعیر سے ان پہ آشکار ہوا۔ وہ کوہ فاران سے جلوہ گر ہوا اور دس ہزار قدسیوں کے ساتھ آیا۔ اس کے داہنے ہاتھ میں ان کے لئے آتشی شریعت تھی۔"

(استثنا باب ۳۳ آیت ۲)

آفتاب رسالت کا ظہور :-

الغرض حضرت موسیٰ علیہ السلام پر یہ انکشاف کر دیا گیا کہ اب وہ دن دور نہیں کہ بنی اسرائیل سے نبوت اور امامت چھین کر بنی اسماعیل کو دے دی جائے گی اور اس طرح دعائے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قبولیت کی گھڑی قریب ہوتی گئی اور آخر ۲۰ اگست ۵۷۰ء کا دن آگیا، جبکہ عرب کے افق پہ آفتاب رسالت وجودِ محمدی میں پورے آب و تاب کے ساتھ ظاہر ہوا۔ اس کا ظہور عین وقت اور ضرورت پر ہوا تھا کیونکہ تمام دنیا میں شرک اور گمراہی اور مخلوق پرستی پھیل رہی تھی۔ قرآن کریم نے اس زمانہ کی حالت کو ظَہَرَ الْفَسَادُ فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ کے الفاظ سے تعبیر کیا ہے کہ خشکی اور تری ہر جگہ میں فساد ہی فساد بپا تھا۔ غرضیکہ زمانہ زبانِ حال سے پکار کر کہہ رہا تھا کہ اب ایک بزرگ

اور عظیم القدر مصلح ربانی اور ہادی آسمانی کی اشد ضرورت ہے اور سچ تو یہ ہے کہ ایسے پُر خطر زمانہ میں اگر فاران کی چوٹیوں سے ابرِ رحمت وجود محمدی میں نمودار نہ ہوا ہوتا تو آج انسانی تہذیب و تمدن کا نقشہ ہی کچھ اور ہوتا۔

مگر وہ خدا جو ہر ایک فیض کا مبدا ہے۔ اور ہر ایک زندگی کا سرچشمہ ہے اور ہر ایک قوت کا ستون ہے اور ہر ایک وجود کا سہارا ہے اس نے دنیا کو تاریکی میں بھٹکتے دیکھ کر حضرت آمنہ کے آنگن میں ایک ایسا سراج منیر ظاہر کیا کہ جس نے نہ صرف اس آنگن کو ہی روشن کیا بلکہ اس کی ضیا پوش شعاعوں نے دنیا کے چپہ چپہ کو منور کر دیا۔ یہ سراج منیر ہمارے آقا و مطاع حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ جو حضرت عبد اللہ کی پشت اور حضرت آمنہ کے بطن سے پیدا ہوئے تھے۔

بچپن اور جوانی :- سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے والدِ محترم حضرت عبد اللہ آپ کی پیدائش سے قبل ہی وفات پا چکے تھے اور پیدائش کے چھ سال بعد والدہ محترمہ حضرت آمنہ کا بھی انتقال ہو گیا بعد ازاں آپ کی پرورش اور کفالت کی ذمہ داری آپ کے دادا حضرت عبد المطلب نے اپنے ذمہ لے لی مگر ابھی دو ہی سال گذرے تھے کہ ان کا بھی انتقال ہو گیا اس طرح آٹھ سال کی عمر میں آپ اپنے چچا حضرت ابو طالب کی کفالت میں آ گئے۔ اللہ تعالیٰ کی خاص تقدیر کے سایہ تلے آپ تربیت پا رہے تھے۔ بچپن سے ہی آپ کے اندر اعلیٰ درجہ کے اخلاق موجود تھے۔ حضرت ابو طالب ایک بار آپ کا ذکر کرتے ہوئے حضرت عباسؓ سے فرمانے لگے کہ میں نے کبھی بھی آپ میں جھوٹ۔ ہنسی مذاق اور جہالت کو نہیں دیکھا یہ ایک مربی کی شہادت تھی جس کی تربیت اور نگرانی میں آپ پروان چڑھ رہے تھے۔ بچپن سے ہی آپ کا سینہ ہر قسم کی آلائشوں سے پاک کر دیا گیا تھا۔ صداقت اور امانت کے شہنشاہ تھے آپ۔ مکہ کی گلیوں میں گزرتے جب کوئی آپ کو دیکھتا تو بلا توقف کہہ اٹھتا کہ صدوق اور امین آ رہے ہیں۔

بچپن کی عمر جب جوانی کی طرف ڈھلی اور آپ ۲۵ سال کے ہوئے تو آپ کی شادی بنی اسد کی ایک نہایت شریف خاتون حضرت خدیجہؓ سے ہو گئی۔ اس وقت حضرت خدیجہؓ کی عمر چالیس سال کی تھی۔

نورِ نبوت سے سرفرازی :-

سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا دل عربوں کی گمراہی اور ان کی جہالت کو دیکھ کر انتہائی درجہ کڑھتا اور اس فکر میں کہ قوم کو کسی طرح ہدایت ملے بے چین و بے قرار رہتے۔ جب آپ کی عمر چالیس سال کے قریب پہنچ گئی تو آپ مکہ کے قریب ایک پہاڑی غار میں جو بعد میں غارِ حرا کے نام سے تاریخ کی زینت بنی تشریف لے جاتے اور فسق و فجور میں گرفتار قوم کی رہائی کے لئے رب العزت کے آستانہ پہ سر بسجود ہو کر گریہ و زاری کرتے جیسے جیسے دن گذرتا گیا آپ خلوت نشینی کی طرف زیادہ سے زیادہ مائل ہوتے گئے۔ اور حالت یہاں تک پہنچ گئی کہ آپ کئی کئی دن غارِ حرا کے اندر تنہائی اور عبادت میں گزارنے لگے۔ ان ایام میں رویائے صالحہ سے جو نبوت کی ابتدائی سیڑھی ہوتی ہے آپ نوازے گئے۔ چنانچہ بخاری شریف میں حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ :-

"سب سے پہلے جو وحی سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پہ شروع ہوئی تو وہ رویائے صالحہ کے طور پر تھی جو آپ نیند میں دیکھتے تھے۔ ہر ایک رویا جو آپ دیکھتے تھے وہ صبح کی سفیدی کی طرح صاف اور بین طور پر پوری ہوتی تھی اور آپ کو خلوت اور تنہائی میں رہنا محبوب ہو گیا۔ آپ غار حرا میں جاتے اور اس میں کئی کئی رات عبادت کرتے پھر گھر آتے اور اپنے ساتھ کچھ زاد لے جاتے جب وہ ختم ہو جاتا تو پھر واپس آکر حضرت خدیجہؓ سے اتنا ہی زاد لے جاتے آپ اسی حالت میں تھے کہ آپ کے پاس حق آ گیا اس حال میں کہ آپ غارِ حرا میں تھے"

(بخاری باب بدء الوحی)

سرورِ دو جہاں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر کا اکتالیسواں سال شروع ہو چکا تھا اور رمضان کا مبارک مہینہ اپنے آخری عشرہ میں داخل ہو چکا تھا اور اس کی چوبیسویں تاریخ تھی اور آپ حسب معمول غارِ حرا کے اندر اپنے رب کے حضور گریہ و زاری میں مصروف تھے کہ یکایک ایک غیر مانوس ہستی آپ کے سامنے نمودار ہوئی یہ حضرت جبرائیل علیہ السلام تھے اس ربانی رسول نے آپ سے مخاطب ہو کر کہا اِقْرَاْ یعنی پڑھو۔ خیر البشر نے جواب دیا مَا اَنَا بِقَارِئٍ کہ میں تو پڑھنا جانتا ہی نہیں۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام کے لئے یہ جواب اگرچہ حقیقت پر مبنی تھا مگر تسلی بخش نہ تھا اس لئے حضرت جبرائیل آگے بڑھے اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے سینہ سے لگا کر خوب دبایا اور پھر الفاظ دہرائے مگر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا جواب پہلے جواب سے مختلف نہ تھا اسی طرح دوسری مرتبہ بھی ہوا مگر تیسری بار حضرت جبرائیل علیہ السلام نے آپ کو اپنے سینہ سے لگا کر نہایت زور سے دبایا اور انتہائی کوشش سے اس معانقہ کے ذریعہ آپ پر اثر ڈالا اور پھر چھوڑ کر کہا ؎

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ
الَّذِىْ خَلَقَ ۝ خَلَقَ الْاِنْسَانَ
مِنْ عَلَقٍ ۝ اِقْرَاْ وَ
رَبُّكَ الْاَكْرَمُ ۝ الَّذِىْ
عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۝ عَلَّمَ
الْاِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ ۝

(سورۃ العلق)

یعنی تو اپنے رب کا نام لے کر پڑھ جس نے (سب اشیاء کو) پیدا کیا (اور جس نے) انسان کو ایک خون کے لوتھڑے سے پیدا کیا (پھر ہم کہتے ہیں کہ قرآن کو) پڑھ کر سناتا رہ۔ کیونکہ تیرا رب بڑا کریم ہے وہ رب جس نے قلم کے ساتھ علم سکھایا (اس) نے انسان کو (وہ کچھ) سکھایا ہے جو وہ پہلے نہیں جانتا تھا یہ وہ پہلا دن تھا جبکہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو نورِ نبوت سے سرفراز کیا گیا اور آپ کو بتایا گیا کہ مخلوقِ خدا کی رہائی اور ہدایت کے لئے جس احساس نے آپ کی زندگی کو تلخ بنا رکھا تھا آج اس کا مداوا کر دیا گیا ہے اور خدا تعالیٰ نے مخلوقِ خدا کی اصلاح کی ذمہ داری آپ پر ڈالی ہے۔ چونکہ انسان بڑا ہی کمزور ہے جب کبھی کوئی معمولی سی ذمہ داری اس پر ڈالی جاتی ہے تو وہ کانپ اٹھتا ہے مخلوق خدا کی اصلاح کا کام بڑا اہم کام تھا۔ اس لئے جب غارِ حرا میں یہ واقعہ آپ کے ساتھ پیش آیا تو اس عظیم الشان اور اہم ترین ذمہ داری کا احساس کر کے آپ کانپ اُٹھے۔ غار حرا سے باہر نکلے۔ گھبراہٹ کے عالم میں گھر پہنچے گھر پہنچ کر حضرت خدیجہؓ سے فرمایا زَمِّلُوْنِىْ زَمِّلُوْنِىْ کہ مجھ پہ کپڑا ڈال دو مجھ پہ کپڑا ڈال دو۔ جب کچھ دیر بعد گھبراہٹ کسی قدر دور ہوئی تو آپ نے حضرت خدیجہؓ سے غارِ حرا میں درپیش واقعہ کا ذکر فرمایا اور کہا۔ لَقَدْ خَشِيْتُ عَلٰى نَفْسِىْ کہ مجھے تو اپنے نفس کے متعلق ڈر پیدا ہو گیا ہے۔ زوجہ مطہرہ کو جب تفصیل معلوم ہوئی تو بلا جھجک کہہ اٹھیں کہ اے میرے سرتاج! آپ خوش ہوں پھر آپ کی خوبیوں کو بیان کرنا شروع کر دیا اور فرمایا کہ آپ گھبرائیں نہیں۔ آپ تو پہلے ہی مخلوق کی ہمدردی کے کاموں میں تن من دھن سے لگے رہتے ہیں خدا تعالیٰ آپ کو اس عظیم مقصد میں بھی کامیاب کرے گا اور کبھی رسوا نہیں کرے گا۔

(باقی آئندہ)

تقریب شادی

مورخہ ۲ مارچ ۱۹۹۰ء کو بعد نماز عصر مسجد مبارک۔ قادیان میں خاکسار کے بیٹے عزیز خالد احمد عارف کی شادی کی تقریب عمل میں آئی۔ محترم ملک صلاح الدین صاحب قائمقام امیر جماعت احمدیہ نے دعا کرائی۔ اگلے روز بارات حیدر آباد کے لئے روانہ ہوئی مورخہ ۳/۹۰ ۹ کو عزیزہ نصرت جہاں صاحبہ بنت مکرم منیر احمد صاحب آف حیدر آباد کے رخصتانہ کے موقعہ پر محترم ڈاکٹر حافظ صالح محمد الہ دین صاحب نے دعا کرائی اور بارات ۳/۹۰ ۱۵ کو واپس قادیان پہنچی ۱۷ مارچ کو بعد نماز مغرب دعوتِ ولیمہ کا انتظام کیا گیا اس خوشی کے موقعہ پر ۱۰/- روپے اعانت بدر ادا کرتے ہوئے عزیز کی شادی ہر جہت سے جانبین کے لئے باعث برکت اور مثمر بہ ثمرات حسنہ ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

(محمودہ بیگم بیوہ محترم مولوی محمد صادق صاحب عارف مرحوم درویش قادیان۔)

بدر کی توسیع اشاعت میں حصہ لیجئے

مینیجر

پیغمبرِ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہندو ودوان کی نظر میں

رسالہ "نور الاسلام" کا ایک گمشدہ ورق

از محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مؤرخ احمدیت

شمس الواعظین حضرت مولانا حسن علی صاحب بھاگلپوری (ولادت اکتوبر ۱۸۵۲ء وفات فروری ۱۸۹۶ء) انیسویں صدی عیسوی کے مشہور مسلم مشنری اور مسلم صحافی تھے۔ پروفیسر سر تھامس آرنلڈ نے اپنی کتاب اشاعتِ اسلام (The Preaching of Islam) میں آپ کے تبلیغی کارناموں کا شاندار الفاظ میں تذکرہ کیا ہے حال ہی میں پاکستان کے ایک فاضل محقق ڈاکٹر انور محمود خالد صاحب نے "اردو نثر میں سیرتِ رسول" کے نام سے ایک ضخیم کتاب شائع کی ہے جو اقبال اکادمی پاکستان لاہور نے چھپوائی ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے اپنی کتاب کے صفحہ ۲۱۸ پر آپ کی کتاب "سیرت نبوی صلعم" کا ذکر کیا ہے جو ۱۸۸۳ء میں اشاعت پذیر ہوئی۔

حضرت مولانا حسن علی صاحب نے ۱۸۸۶ء میں ایک ماہوار مذہبی رسالہ "نور الاسلام" کے نام سے جاری فرمایا۔ اس رسالہ میں ایک بار آپ نے ایک ہندو ودوان کے قیمتی خیالات درج کئے جس میں انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خراجِ تحسین ادا کرتے ہوئے ثابت کر دکھایا کہ دنیا میں کامل ترین انسان آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ میں ایک عرصہ سے اس نادر مضمون کی تلاش میں ہوں مگر افسوس کہ کامیابی نہیں ہو سکی۔ ۱۹۲۵ء میں برصغیر کے مشہور سیرت نگار اور عالم دین مولانا سید سلیمان ندوی نے اہل مدراس کو مخاطب کرتے ہوئے اس مضمون کا نہایت بلیغ خلاصہ بیان فرمایا تھا جو انہی کے الفاظ میں ہدیۂ قارئین کرتا ہوں۔

مولانا صاحب نے فرمایا:۔

"آج سے تیس چالیس برس پہلے پٹنہ کے مشہور واعظِ اسلام ماسٹر حسن علی مرحوم جو "نورِ اسلام" نام کا ایک رسالہ نکالتے تھے، اس میں انہوں نے اپنے ایک ہندو تعلیم یافتہ دوست کی رائے لکھی ہے۔ کہ اس نے ایک دن ماسٹر صاحب سے کہا کہ میں آپ کے پیغمبر کو دنیا کا سب سے بڑا کامل انسان تسلیم کرتا ہوں۔ انہوں نے پوچھا ہمارے پیغمبر کے مقابلہ میں تم حضرت عیسیٰؑ کو کیا سمجھتے ہو؟ اس نے جواب دیا کہ محمدؐ کے مقابلہ میں عیسیٰؑ ایسے معلوم ہوتے ہیں جیسے کسی دانائے روزگار کے سامنے ایک بھولا بھالا بچہ بیٹھا ہوا میٹھی میٹھی باتیں کر رہا ہو۔ انہوں نے دریافت کیا کہ تم کیوں پیغمبرِ اسلام کو دنیا کا کامل ترین انسان جانتے ہو؟ اس نے جواب دیا کہ مجھ کو ان کی زندگی میں بیک وقت اس قدر متضاد اور متنوع اوصاف نظر آتے ہیں جو کسی ایک انسان میں تاریخ نے کبھی یکجا کر کے نہیں دکھائے۔ بادشاہ ایسا کہ ایک پورا ملک اس کی مٹھی میں ہو۔ اور بے بس ایسا کہ خود اپنے کو بھی اپنے قبضہ میں نہ جانتا ہو۔ بلکہ خدا تعالیٰ کے قبضہ میں، دولت مند ایسا ہو کہ خزانے کے خزانے اونٹوں پر لدے ہوئے اس کے دار الحکومت میں آ رہے ہوں اور محتاج ایسا کہ مہینوں اس کے گھر چولہا نہ جلتا ہو اور کئی کئی وقت اس پر فاقے سے گزر جاتے ہوں۔ سپہ سالار ایسا ہو کہ مٹھی بھر نہتے آدمیوں کو لے کر ہزاروں غرق آہن فوجوں سے کامیاب لڑائی لڑتا ہو اور صلح پسند ایسا کہ ہزاروں پرجوش جاں نثاروں کی ہمرکابی کے باوجود صلح کے کاغذ پر بے چون و چرا دستخط کر دیتا ہو۔ شجاع اور بہادر ایسا ہو کہ ہزاروں کے مقابلہ میں تن تنہا کھڑا ہو اور نرم دل ایسا کہ کبھی اس نے انسانی خون کا ایک قطرہ بھی اپنے ہاتھ سے نہ بہایا ہو۔ باتعلق ایسا ہو کہ عرب کے ذرہ ذرہ کی اس کو فکر، بیوی بچوں کی اس کو فکر، غریب و مفلس مسلمانوں کی اس کو فکر، خدا کی بھولی ہوئی دنیا کے سدھار کی اس کو فکر، غرض سارے سنسار کی اس کو فکر ہو اور بے تعلق ایسا کہ اپنے خدا کے سوا کسی اور کی یاد اس کو نہ ہو اور اس کے سوا ہر چیز اس کو فراموش ہو۔ اس نے کبھی اپنی ذات کے لئے اپنے برا کہنے والوں سے بدلہ نہیں لیا۔ اور اپنے ذاتی دشمنوں کے حق میں دعائے خیر کی اور ان کا بھلا چاہا۔ لیکن خدا تعالیٰ کے دشمنوں کو اس نے کبھی معاف نہیں کیا اور حق کا راستہ رد کرنے والوں کو ہمیشہ جہنم کی دھمکی دیتا اور عذابِ الٰہی سے ڈراتا رہا۔ عین اس وقت جب اس پر ایک تیغ زن سپاہی کا دھوکہ ہوتا ہو وہ ایک شب زندہ دار زاہد کی صورت میں جلوہ نما ہو جاتا ہے۔ عین اس وقت جب اس پر کشور کشا فاتح کا شبہ ہو، وہ پیغمبرانہ معصومیت کے ساتھ ہمارے سامنے آ جاتا ہے۔ عین اس وقت جب ہم اس کو شاہِ عرب کہہ کر پکارنا چاہتے ہیں، وہ کھجور کی چھال کا تکیہ لگائے کھردری چٹائی پر بیٹھا درویش نظر آتا ہے۔ عین اس دن جب عرب کے اطراف سے آ کر اس کے صحن مسجد میں مال و اسباب کا انبار لگا ہوتا ہے اس کے گھر میں فاقہ کی تیاری ہو رہی ہے۔ عین اس عہد میں جب لڑائیوں کے قیدی مسلمانوں کے گھروں میں لونڈی اور غلام بن کر بھیجے جا رہے ہیں، فاطمہؓ بنت رسول اللہؐ جا کر اپنے ہاتھوں کے چھالے اور سینہ کے داغ باپ کو دکھاتی ہے جو چکی پیستے پیستے اور مشکیزہ بھرتے بھرتے ہاتھ اور سینہ پر پڑ گئے تھے۔ عین اس وقت جب آدھا عرب اس کے زیر نگین ہوتا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حاضر دربار ہوتے ہیں۔ ادھر ادھر نظر اٹھا کر کاشانۂ نبوت کے سامان کا جائزہ لیتے ہیں آپؐ ایک کھری چارپائی پر آرام فرما رہے ہیں۔ جسم مبارک پر بانوں کے نشان پڑ گئے ہیں۔

ایک طرف مٹھی بھر جو رکھے ہیں، ایک کھونٹی میں خشک مشکیزہ لٹک رہا ہے۔ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر کی یہ کل کائنات دیکھ کر حضرت عمرؓ رو پڑتے ہیں۔ سبب دریافت ہوتا ہے۔ عرض کرتے ہیں یا رسول اللہ! اس سے بڑھ کر رونے کا اور کیا موقع ہوگا۔ قیصر و کسریٰ باغ و بہار کے مزے لوٹ رہے ہیں اور آپؐ پیغمبر ہو کر اسی حالت میں ہیں۔ ارشاد ہوتا ہے، عمرؓ! کیا تم اسی پر راضی نہیں کہ قیصر و کسریٰ دنیا کے مزے لوٹیں اور ہم آخرت کی سعادت۔

ابو سفیان جو آنحضرتؐ کے سب سے بڑے حریف تھے، فتح مکہ کے دن وہ حضرت عباسؓ کے ساتھ کھڑے ہو کر اسلامی لشکر کا تماشا دیکھ رہے ہیں۔ رنگ رنگ کی بیرقوں اور جھنڈیوں کے سایہ میں اسلام کا دریا امنڈتا آ رہا ہے۔ قبائل عرب کی موجیں جوش مارتی ہوئی بڑھتی چلی آ رہی ہیں۔ ابو سفیان کی آنکھیں اب بھی دھوکہ کھاتی ہیں، وہ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہتے ہیں، عباس! تمہارا بھتیجا تو بہت بڑا بادشاہ بن گیا۔ حضرت عباسؓ کی آنکھیں کچھ اور دیکھ رہی تھیں فرمایا۔ ابو سفیان! یہ بادشاہی نہیں نبوت ہے۔

عدی بن حاتم قبیلۂ طے کے رئیس، مشہور حاتم طائی کے فرزند تھے اور مذہباً عیسائی تھے، وہ حضورؐ کے دربار میں آتے ہیں، صحابہؓ کی عقیدت مندیوں اور جہاد کا ساز و سامان دیکھ کر ان کو اس فیصلہ میں دقت ہوتی ہے کہ محمدؐ بادشاہ ہیں یا پیغمبر! دفعتاً مدینہ کی ایک غریب لونڈی آ کر کھڑی ہوتی ہے اور کہتی ہے کہ حضورؐ سے کچھ عرض کرنا ہے۔ فرماتے ہیں دیکھو مدینہ کی جس گلی میں کہو میں تمہاری باتیں سن سکتا ہوں۔ یہ کہہ کر اٹھ کھڑے ہوتے ہیں اور اس کی حاجت پوری کر دیتے ہیں۔ اس ظاہری جاہ و جلال کے پردے میں یہ عجز، یہ انکساری اور تواضع دیکھ کر عدی کی آنکھوں کے سامنے سے پردہ ہٹ جاتا ہے اور وہ دل میں فیصلہ کر لیتے ہیں کہ یہ یقیناً پیغمبرانہ شان ہے۔ فوراً گلے سے صلیب اتار دیتے ہیں اور محمد رسول اللہ کا حلقۂ اطاعت اپنی گردن میں ڈال لیتے ہیں۔"

("خطباتِ مدراس" صفحہ ۸۷ تا ۸۹)

محمدؐ ہی نام اور محمدؐ ہی کام
علیک الصلوٰۃ علیک السلام

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَ بَارِکْ وَسَلِّمْ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

"تحریکِ وقفِ نو"

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق ۳ر اپریل ۱۹۸۷ء کے بعد جو بچے پیدا ہوئے ہیں وہ اس بابرکت تحریک "وقفِ نو" میں شامل ہو سکیں گے۔ اب چونکہ حضور انور نے اس تحریک کو مزید دو سال کی وسعت دی ہے لہٰذا ۳ر اپریل ۱۹۸۷ء سے ۲۳ر مارچ ۱۹۹۱ء تک پیدا ہونے والے بچے اس تحریک میں شامل ہو سکیں گے۔

والدین کے ذریعے دو سال تک کی عمر کے تحریکِ وقفِ نو میں شامل

واقفِ زندگی بچوں کے لئے تربیتی کورس

(۱) ۔ حسنِ سلوک سے گھر کے ماحول کو خوشگوار رکھیں۔ اہلِ خانہ اختلافِ رائے کا اظہار اس طرح نہ کریں کہ تو تکار تک نوبت پہنچے۔

(۲) ۔ روزانہ درود شریف کے ساتھ یہ دعائیں پڑھیں :۔

(الف) رَبِّ اَوْزِعْنِیْٓ اَنْ اَشْکُرَ نِعْمَتَکَ الَّتِیْٓ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ وَعَلٰی وَالِدَیَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰہُ وَاَصْلِحْ لِیْ فِیْ ذُرِّیَّتِیْ اِنِّیْ تُبْتُ اِلَیْکَ وَاِنِّیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ٥

(اے میرے رب! مجھے توفیق دے کہ میں تیرے انعامات کا شکر ادا کروں جو تُو نے مجھ پر اور میرے والدین پر کئے ہیں۔ اور مجھے یہ توفیق بخش کہ میں ایسے نیک کام کروں جن سے تُو راضی ہو۔ اور میرے لئے میری اولاد کی اصلاح فرما۔ میں تیرے حضور میں حاضر ہوتا ہوں۔ اور میں تیرے فرمانبردار بندوں میں ہوں)

(ب) رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّیّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْیُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِیْنَ اِمَامًا (اے میرے رب میری بیویوں اور میری اولادوں کو میری آنکھوں کی ٹھنڈک بنا۔ اور ہمیں متقیوں کے لئے امام بنا)

(۳) ۔ درثمین کے دعائیہ اشعار وِردِ زبان رکھیں۔

(۴) ۔ روحانی پروگرام جو کہ درج ذیل ہے، پر عمل کریں :۔

- ہر ماہ ایک نفلی روزہ (دودھ پلانے والی مائیں روزہ نہ رکھیں)
- ہر روز دو نفل، نمازِ ظہر یا عشاء کے بعد
- کم از کم سات بار روزانہ غور اور مطلب پر نظر رکھتے ہوئے سورۃ فاتحہ پڑھیں۔
- ۳۳ - ۳۳ بار اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ۔
- کم از کم گیارہ مرتبہ رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَیْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ ٥ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُ بِکَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ۔
- نمازِ تہجد ادا کریں۔ نمازِ فجر کے بعد بچہ کے سامنے قدرے بلند آواز کے ساتھ اور خوش الحانی سے ترجمہ اور مطلب پر نظر رکھتے ہوئے تلاوت کریں۔ کیونکہ بچہ باوجود بچہ ہونے کے ترنم اور خوش الحانی کو بہت پسند کرتا ہے۔ خصوصاً والدین کی آواز میں۔

(۵) ۔ بچہ جب بھی جاگے اس کو بار بار ٹھہر ٹھہر کر سنوار سنوار کر السلام علیکم کہیں۔ (۶) ۔ دودھ پلانے لگیں تو بار بار بسم اللہ۔ بسم اللہ کہیں۔

(۷) دودھ پیتے ہوئے جب بچہ آپ کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر آپ کی طرف دیکھ رہا ہوتا ہے تو لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ بار بار دہرائیں۔

(۸) دفعہ دفعہ سے دن میں کئی مرتبہ اللہ اکبر تحمید سے بلند آواز کے ساتھ اور ترنم کے ساتھ دہرایا کریں۔

(۹) ۔ جب بچہ ڈکار لے یا چھینک لے تو آپ بار بار الحمد للہ کہا کریں۔

(۱۰) ۔ جب بچہ سونے لگے تو لوریوں کی طرز پر میٹھی آواز میں بسم اللہ بسم اللہ اور درثمین کے دعائیہ اشعار پڑھا کریں۔

(۱۱) ۔ جب بچہ ہر چیز کی پہچان کرنے لگے تو اردو میں جسم کے اعضاء کے رشتوں کے نام۔ روزمرہ نظر آنے والی چیزوں کے نام سکھانا شروع کر دیں۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ہر روز بار بار بچہ کے سامنے دہرایا کریں۔

(۱۲) پانچوں نمازیں باجماعت بچوں کو پاس لٹا کر یا بٹھا کر یا جائے نماز پر کھڑا کر کے ادا کیا کریں۔ انشاء اللہ سوا یا ڈیڑھ سال کی عمر میں آپ کی نقل اتارنے لگ جائے گا۔ اگر اس کو کبھی کبھی مسجد با جماعت نماز پر لے جا چکے ہوں، تو وہ خود آپ کی انگلی پکڑ کر مسجد جانے کے لئے آپ کو مجبور کرے گا۔

(۱۳) ۔ بچہ کے سامنے ہمیشہ اردو میں گفتگو کریں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی، تلاوت اور اچھی آواز میں نظموں کی کیسٹس V.T یا ٹیپ کے ذریعے بچے کو سنایا کریں۔ بچہ تلاوت کرنا۔ نظم پڑھنا اور اذان دینا بہت ہی جلد سیکھ لے گا۔

(۱۴) ۔ بچہ کو نہلانے دھلانے اور صاف کپڑے پہنانے کا خاص خیال رکھیں۔ ایسا کرتے وقت التزام کے ساتھ کلمہ طیبہ اور بسم اللہ دہراتے رہا کریں۔

(۱۵) ۔ ڈاکٹری ہدایات پر پابندی کے ساتھ عمل کریں۔ زمین پر سے گری پڑی چیز اٹھا کر منہ میں نہ ڈالنے دیں۔ بچہ کی گاڑی، کھلونے۔ فیڈر اور سب چیزیں ہمیشہ پاک و صاف رکھیں۔

(۱۶) ۔ لوگوں کی گری پڑی چیزیں اٹھانے کی عادت بچہ کو نہ پڑنے دیں۔ ٹریفک کی نسبتی سے بچہ کو متعارف کرائیں۔ ہمیشہ سیدھے راستے سے جانے کا تصور ذہن میں سجتی دیں خواہ وہ راستہ لمبا ہی کیوں نہ ہو۔

(۱۷) ۔ بچہ کو چیزیں ادھر ادھر نہ بکھیرنے دیں۔ کھلونے وغیرہ ایک مقررہ جگہ پر رکھنا سکھائیں۔ ردی کی ٹوکری سے متعارف کرائیں۔ اور بچہ کے ہاتھ سے ردی چیزیں ٹوکری میں ڈالنے کی مشق کرائیں۔

(۱۸) ۔ بچہ کو اس کے اپنے حصہ کی کھانے کی چیزوں یا کھلونوں میں سے کچھ حصہ دوسروں کو دینا سکھائیں۔ جب کوئی صاحب چندہ لینے آئیں تو بچے کے ہاتھ سے بھی چندہ دلوائیں اور اس کی الگ رسید بچہ کے ہاتھ میں دلوائیں۔

(۱۹) ۔ جب بچہ ضد کرے تو اس کو کسی جن بھوت یا جانور سے یا خوفناک آواز نکال کر نہ ڈرائیں۔ جو کچھ آپ بچہ سے کروانا یا منوانا چاہتے ہیں صبر اور تحمل اور پیار کے ساتھ اس بات کو بچہ کے سامنے بار بار دہرائیں۔

(۲۰) ۔ صبح سویرے اور رات کو سونے سے قبل بچہ کو دانت صاف کرنے کی اس عمر میں عادت ڈالیں۔ بچہ بہترین نقال ہے جو کچھ آپ اس سے کروانا چاہتے ہیں خود کر کے دکھائیں چند دنوں میں وہ عادی ہو جائے گا۔

(۲۱) ۔ بچہ نہایت ہوشیار قسم کا داروغہ ہے۔ آپ ایسا کبھی نہ سوچیے کہ بچہ ہے۔ اس کو پتہ نہیں چلے گا۔ اس کے سامنے جھوٹ موٹ کی بھی کوئی بات نہ کریں۔

(۲۲) ۔ جب کوئی سر راہ ملے یا آپ کے گھر آئے تو اس کو السلام علیکم کہنے اور معانقہ کرنے کی عادت ڈالیں۔

(۲۳) ۔ بچے کو اردو لکھنا سکھائیے۔

اللہ تعالیٰ آپ کے واقفِ زندگی بچے کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

(از دفتر وکالت تبشیر تحریک جدید ربوہ پاکستان)

درخواستِ دعا :۔ محترمہ زاہدہ بیگم صاحبہ نے تشکر اور چندہ اعانت بدر بھیجا ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ وہ پاکستان کی مظلوم احمدیوں کی حفاظت ... اپنے بچوں ... ہوتا ہوا کی صحت و سلامتی اور اپنے بیٹے عبد الرشید صاحب لندن کی صحت کاملہ کے لئے دعا کریں۔

تقریر جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۸۹

دوسری قسط

مباہلہ کی دعوت اور اس کے نتائج

از مکرم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد نائب ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان

اسلم قریشی کی برآمدگی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۰ جون ۱۹۸۸ء کو بروز جمعۃ المبارک مباہلہ کا یہ چیلنج دیا تھا اور اس کے ٹھیک ایک ماہ بعد ۱۰ جولائی ۱۹۸۸ء کو ایک مردہ زندہ ہو کر واپس آگیا یعنی اسلم قریشی جس کے بارہ میں حکومت پاکستان اور اس کے زرخرید ملاں یہ جھوٹا واویلا کر رہے تھے کہ اس کو امام جماعت احمدیہ نے اغوا کر کے قتل کروا دیا ہے اور جس کے تعلق میں مولوی منظور احمد چنیوٹی نے یہاں تک کہہ دیا تھا کہ اگر یہ الزام غلط ثابت ہوا تو اُسے برسرعام علامہ اقبال چوک سیالکوٹ میں پھانسی دے دی جائے۔ وہ ایران میں مفرور اور گمنام زندگی گذار کر واپس پاکستان میں نمودار ہو گیا۔ اور یہ بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک عظیم الشان نشان ہے کہ خدا نے اسلم قریشی کو ایران میں گمنامی کی موت نہیں دی۔ اگر وہ ایران میں مر جاتا اور بعد میں یہ ثابت بھی ہو جاتا کہ وہ وہاں طبعی موت مرگیا ہے۔ تب بھی مخالفین یہی کہتے کہ امام جماعت احمدیہ نے اُس کو وہاں مروا دیا ہے۔ لیکن خدا تعالیٰ نے اُس کو گمنامی میں زندہ رکھا اور زندہ ہی واپس پاکستان لے آیا۔ اور پھر پاکستان ٹیلیویژن پر اُس کو دکھایا۔ اور اُس کے بیان شائع کروائے تاکہ دنیا پر عیاں ہو کہ احمدیت سچی ہے۔ امام جماعت احمدیہ حق پر ہیں۔ اور مخالفین احمدیت پر خدا کی لعنت برس رہی ہے۔ اس واقعہ سے معاندین احمدیت کے دجل و فریب، کذب و افتراء اور ریشہ دوانیوں اور ملک کے بھولے بھالے عوام کو گمراہ کرنے کی سیاسی چالوں کا پردہ خوب اچھی طرح فاش ہو گیا ہے اور دشمنوں پر ایک موت وارد ہو گئی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے کیا ہی خوب فرمایا ہے کہ :-

اے آنکہ دشمنوں کے سہارے تھے زندگی
اک دشمن کو زندہ کر کے مار دیئے بیسیوں دشمن سارے

منظور چنیوٹی کی ذلت :

چیلنج مباہلہ کا ایک عظیم الشان نتیجہ جماعت احمدیہ کے ایک اشد ترین مخالف و معاند مولانا منظور احمد چنیوٹی کی کھلی کھلی شکست اور ذلت و اہانت کی شکل میں ظاہر ہوا۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ اسلم قریشی کی گمشدگی کے موقعہ پر انہوں نے بار بار اعلان کیا تھا کہ اس کے پس پردہ امام جماعت احمدیہ کا ہاتھ ہے۔ اگر یہ بات غلط ثابت ہو تو وہ برسرعام گولی کھانے کو تیار ہیں لیکن سارے دنیا جانتی ہے کہ چیلنج مباہلہ کے ٹھیک ایک ماہ بعد یہ شخص خود بخود برآمد ہو گیا جس سے چنیوٹی صاحب کا جھوٹ طشت از بام ہو گیا۔ حتیٰ کہ پنجاب اسمبلی میں ایک ممبر اسمبلی نے اُن کے اس بیان کا حوالہ دے کر اُن کے کذاب ہونے کی نشاندہی بھی کی۔ اگر اُن میں ذرہ بھر بھی ایمان شرافت اور اخلاقی جرأت ہوتی تو وہ اس موقعہ پر خود بخود اپنے آپ کو حکومت کے سپرد کر کے یہ مطالبہ کرتے کہ چونکہ وہ جھوٹے ثابت ہو چکے ہیں اس لئے اُن کو پھانسی پر لٹکایا جائے یا گولی مار دی جائے۔ لیکن بڑی ڈھٹائی سے وہ اب بھی جماعت احمدیہ کے خلاف محاذ آرائی میں مصروف ہیں۔ جبکہ خدا تعالیٰ کی تقدیر کی گونج تو اُن کو اسی روز برسرعام لگ گئی تھی جب اسلم قریشی زندہ برآمد ہو گیا تھا۔ علاوہ ازیں پنجاب اسمبلی میں اُن کی بار بار ذلت و رسوائی کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں۔ اخبارات کے صفحات اس پر شاہد ہیں کہ انہیں فتویٰ فروش ملاں قرار دیا گیا۔ اسمبلی کی گواہی کے مطابق وہ اخلاقی مجرم ثابت ہوئے سید نصیر شاہ صاحب بخاری نے اعلان شائع کیا کہ — "منظور چنیوٹی عملاً اسمبلی کی رکنیت کھو چکے ہیں اب وہ صرف چینیوٹ کے کوارٹر اور دکان میں بیٹھے عدالتی کارروائی کے مطابق نہیں تاہم انہیں جھوٹے مقدمات درج کروانے والا اور اوچھے ہتھکنڈے اختیار کرنے والا قرار دیا گیا — ان سب ذلتوں اور رسوائیوں کے بعد پھر بھی منظور چنیوٹی نے بیحد متکبرانہ انداز میں یہ اعلان کیا تھا کہ :-

" اگلے سال ۱۵ ر ستمبر تک میں تو ہوں گا، قادیانی جماعت زندہ نہیں رہے گی "

(جنگ لندن ۱۸ ر اکتوبر ۸۸ ۱۹ء)

اس پر حضرت امام جماعت احمدیہ نے اپنے ایک خطبہ میں فرمایا تھا کہ :-

" انشاء اللہ ۱۵ ر ستمبر آئے گا اور ہم دیکھیں گے کہ احمدیت نہ صرف زندہ ہے۔ بلکہ زندہ تر ہے اگر منظور چنیوٹی زندہ رہا تو ایک ملک بھی اُس کو ایسا دکھائی نہیں دے گا جس میں احمدیت مرگئی ہو۔ اور کثرت سے ایسے ملک دکھائی دیں گے جہاں پر احمدیت از سر نو زندہ ہوئی ہو۔ یا احمدیت نئی شان کے ساتھ داخل ہوئی ہو "

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۵ نومبر ۱۹۸۸ء)

حضور انور کے اس بیان پر منظور چنیوٹی کو سخت گھبراہٹ ہوئی کہ یہ تو ایک ایسا چیلنج لے بیٹھا ہوں جو بظاہر پورا ہوتا دکھائی نہیں دیتا۔ تو انہوں نے ایک اور بیان داغ دیا کہ انہوں نے ۱۵ ر ستمبر تک صرف مرزا طاہر احمد کے ختم ہو جانے کی پیشگوئی کی تھی۔ ساری جماعت احمدیہ کی نہیں۔ "

(روزنامہ جنگ لاہور ۲۰ جنوری ۱۹۸۹ء)

سامعین کرام! ہم نے اور ساری دنیا نے دیکھ لیا کہ یہ شخص جن تعلّی میں بھی منظور چنیوٹی جھوٹا ثابت ہوا۔ اور لَعْنَتَ اللّٰہِ عَلَی الْکَاذِبِیْن کا طوق اُس کی گردن میں پڑ چکا ہے۔ ۱۵ ر ستمبر آیا اور گذر گیا اور دنیا دیکھ رہی ہے کہ جماعت احمدیہ اور امام جماعت احمدیہ حضرت مرزا طاہر احمد نہ صرف زندہ ہیں بلکہ زندہ تر ہیں۔ خدا کی تقدیر نے جماعت احمدیہ کو دنیا کے کونے کونے میں وسعت اور ترقی دی۔ اور نئے ممالک میں جماعتوں کے قیام کی شکل میں غیر معمولی تاریخ ساز ترقیات سے بھی نوازا۔ یقیناً کوئی بھی سمجھدار انسان جماعت احمدیہ کی ان کامیابیوں اور کامرانیوں کو نظر انداز نہیں کر سکتا۔

یہ صداقت احمدیت کا عظیم الشان نشان ہے کہ اس سال دنیا بھر میں اکسٹھ ہزار سے زائد سعید روحیں احمدیت کے ذریعہ حلقہ بگوش اسلام ہوئیں۔ اور اس کے مقابلہ میں منظور چنیوٹی کو پہنچنے والی ذلتوں اور رسوائیوں سے بھی کوئی صاحب بصیرت انسان انکار نہیں کر سکتا۔ پس مباہلہ کے نتیجہ میں آئے دن خدا تعالیٰ کی طرف سے اُن پر لعنتوں کی بوچھاڑ حضرت امام جماعت احمدیہ کی طرف سے دیئے گئے مباہلہ کے چیلنج کی صداقت کا ایک زندہ نشان ہے۔

جنرل ضیاء الحق کی ہلاکت

حضرات! چیلنج مباہلہ کا ایک اور بھیانک نتیجہ چیلنج کے سوا دو ماہ بعد فتنۂ تکفیر کے سرغنہ اور فرعون زمانہ جنرل ضیاء الحق کی ۱۷ ر اگست ۱۹۸۸ء کو عبرتناک ہلاکت کی صورت میں ظاہر ہوا۔ وہی صدر پاکستان تھا جس نے نظام مصطفےٰ کے قیام کے بلند بانگ دعوے تو بہت کئے لیکن جن کی کاوشیں صرف لفاظی تک ہی محدود رہیں جس نے مسلمان تو ایک بھی نہیں بنایا البتہ چالیس لاکھ احمدی مسلمانوں کو بیک جنبش قلم جبراً غیر مسلم بنانے کی کوشش کی جس نے اسلامی نظام حکومت کی آڑ میں یہ غیر اسلامی سیاہ کارنامہ سرانجام دیا کہ احمدی مسلمانوں کو جبراً نمازوں سے روکا۔ اُن کی اذانوں پر پابندی لگادی۔ کلمہ طیبہ جو اسلام اور مسلمانوں کی روح اور جان ہے، اُس کے پڑھنے۔ لکھنے اور سینوں پر لگانے کو قابل تعزیر جرم قرار دیا۔ مسجدوں کو مسجد کہنے سے روک دیا حتیٰ کہ السلام علیکم کے اسلامی شعار کو اختیار کرنا بھی قابل سرزنش گردانا۔ جس نے جماعت احمدیہ پر مظالم کا ایک لامتناہی سلسلہ جاری رکھا۔ اور اس کے لئے اپنے پالتو ملاؤں اور غنڈوں کو بے لگام چھوڑ دیا تھا۔ بد زبانی اور دشنام طرازی سے احمدیوں کے سینوں کو چھلنی کر دیا تھا۔

حضرات امام جماعت احمدیہ نے یکم دسمبر ۱۹۸۸ء کو بطور خاص اُسے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا تھا کہ ...

"جہاں تک صدر صاحب پاکستان کا تعلق ہے .... ہم انتظار کرتے ہیں. دیکھیں خدا کی تقدیر کیا ظاہر کرتی ہے. لیکن چیلنج قبول کریں یا نہ کریں. چونکہ وہ تمام ائمۃ المکفرین کے امام ہیں اور تمام اذیت دینے والوں میں سب سے زیادہ ذمہ داری اُس ایک شخص پر عائد ہوتی ہے. جو معصوم احمدیوں پر ظلم کئے ہیں اور اُس ظلم کے پیچھے مڑ کر جھانکنے کی کوشش کی ہے کہ جو حکم جاری کیا تھا وہ جاری ہو بھی گیا ہے کہ نہیں. اور ایک معصوم احمدی کیسے تکلیف محسوس کر رہا ہے! جب تک یہ پتہ نہ چلے اُن کو لذت محسوس نہیں ہوتی. ایسے شخص کا زبان سے چیلنج قبول کرنا ضروری نہیں ہوا کرتا. اُس کا اپنے ظلم و ستم میں جاری رہنا اس بات کا نشان ہوتا ہے کہ اُس نے چیلنج کو قبول کر لیا ہے اس لئے اس پہلو سے بھی اب وقت بتائے گا کہ ان کو خدا تعالیٰ کے مقابلے کی کس حد تک جرأت ہے اور انصاف کا خون کرنے کی کس حد تک جرأت ہے"!

(بدر ۱۸ راگست ۱۹۸۸ء)

لیکن افسوس! کہ انہوں نے حضور کی اس تنبیہہ کی کچھ پرواہ نہ کی اور نہ صرف یہ کہ حضور کی نصیحت پر عمل نہیں کیا بلکہ مخالفت اور شرارت میں اور بڑھ گئے یہاں تک کہ مرنے سے چند دن پہلے ایک مبہم سا ذکر بھی کیا کہ میں عنقریب ایک اور خوشخبری سناؤں گا جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ انہوں نے مرنے سے کچھ عرصہ پہلے علماء کی جو کانفرنس بُلائی تھی جس میں جو خوشخبری کا یہ وعدہ کیا تھا اس میں احمدیوں کے خلاف کچھ سازشیں ہوئی تھیں. اور انہیں پھر مزید قوانین کی صورت میں ڈھال کر احمدیوں کا عرصۂ حیات مزید تنگ کرنے کا فیصلہ کیا گیا تھا.

پھر ۱۲ راگست کو حضور نے اپنی ایک رؤیا کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ خدا کے غضب کی بجلی جس طرح پہلے دشمنوں کو پیستی رہی ہے اسی طرح زمانہ اب بھی چلے گی اور تاریخ اپنے آپ کو دہرائے گی. اور کوئی دنیا کی طاقت اس قانون کو روک نہیں سکتی. اور حضور نے واضح رنگ میں فرمایا تھا کہ اب یہ شخص خدا کی تقدیر سے بچ نہیں سکتا.

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے حیرت انگیز نشان دکھایا کہ صرف پانچ دن کے بعد ۱۷ راگست کو وہ فرعونِ مصر کی طرح اپنے ۲۸ جرنیلوں سمیت ایک دھماکے کے ساتھ غیر یقینی اور ناقابلِ فہم حالات میں صفحۂ ہستی سے مٹا دیئے گئے. اور خدا کی قہری تجلی کا نشانہ بن گئے جبکہ ہوائی قلعہ کہلانے والے ہرکولیس سی. ۱۳۰ جیسے مضبوط ترین طیارے کے پرخچے اُڑ گئے. اور اس دشمنِ احمدیت اور اُس کے شریکِ کار جرنیلوں کے چیتھڑے چاروں طرف بکھر کر گوسالہ سامری کی طرح جل کر راکھ ہو گئے. حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایسے ہی دشمنوں کے لئے فرمایا تھا:۔

گڑھے میں تو نے سب دشمن اُتارے
ہمارے کر دیئے اونچے منارے
مقابل پر میرے یہ لوگ ہارے
کہاں مرتے تھے پر تو نے ہی مارے
شریروں پر پڑے اُن کے شرارے
نہ اُن سے رُک سکے مقصد ہمارے
اُنہیں ماتم ہمارے گھر میں شادی
فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِیْ

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس موقعہ پر فرمایا کہ:۔

"امرِ واقعہ یہ ہے کہ تمام عالم میں آج احمدیوں کے دل راضی ہیں اور بہت خوش ہیں. کیوں خوش ہیں؟ اس لئے نہیں کہ کوئی "الف" مرا یا "ب" مرا اس لئے خوش ہیں بفضلِ اللہ. کہ انہوں نے اپنی آنکھوں سے اللہ کی نصرت کو آتے ہوئے دیکھ لیا ہے جس کے انتظار میں وہ دن گن کرتے تھے اُس نصرت کو انہوں نے سورج کی طرح روشن آسمان سے نازل ہوتے ہوئے دیکھ لیا ہے اور یہ وہ تاریخی دَور ہے جس میں سے آج ہم گزر رہے ہیں. اس دَور میں سے گزرنا ایک ایسی سعادت ہے جو قوموں کو قسمت کے ساتھ نصیب ہوا کرتی ہے. ایک ایسا نشان ظاہر ہوا ہے کہ جن لوگوں نے اس نشان کو دیکھا ہے اُن کی نسلیں ہمیشہ فخر سے یاد کیا کریں گی کہ ہمارے آباء و اجداد کے زمانے میں اللہ تعالیٰ کی نصرت کا یہ عظیم الشان نشان ظاہر ہوا تھا۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۹ راگست ۱۹۸۸ء بحوالہ بدر ۱۰ رنومبر ۱۹۸۸ء)

مولوی محمود میرپوری کی ہلاکت

چیلنج مباہلہ کا ایک حیرت انگیز نتیجہ اس رنگ میں بھی ظاہر ہوا کہ مولوی محمود احمد صاحب میرپوری جو برطانیہ میں جنرل اسلامک شریعت کونسل کے سیکرٹری. مرکزی جمعیت اہل حدیث کے ناظم اعلیٰ اور صراطِ مستقیم" برمنگھم کے ایڈیٹر تھے، انہوں نے مباہلے کے کچھ عرصہ بعد یہ اعلان شائع کیا کہ مباہلہ تو یونہی فضول بات ہے. لوگ مر بھی جاتے ہیں اور خواہ مخواہ بیچارے احمدیوں کو عادت ہوتی ہے بتانے کی یہ اس کی وجہ سے مر گیا. ضیاء بھی اسی طرح اتفاقاً مرا ہے. اور دیکھ لو احمدیوں نے کیا کہنا شروع کر دیا ہے اس لئے یہ لغو بات ہے اور پھر یہ بھی کہا کہ مباہلے کا چیلنج دینا تو صرف نبیوں کا کام ہے اور مرزا طاہر احمد کا دعویٰ ہی نبوت کا نہیں. اس لئے اس کو مباہلے کا چیلنج دینے کا کیا حق ہے.

حالانکہ انہی مولوی صاحب نے ۷ رمارچ ۱۹۸۵ء کو حضور ایدہ اللہ کے نام یہ چیلنج دیا تھا کہ:۔

"میں مرزا طاہر احمد کو چیلنج دیتا ہوں کہ وہ ہمارے ساتھ اس بات پر مباہلہ کریں کہ مرزا غلام احمد سچا نبی تھا یا جھوٹا. ہمارا دعویٰ اور ایمان ہے کہ سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں. اُن کے بعد کسی قسم کا کوئی نبی نہیں آئے گا. اگر جو بھی نبوت کا دعویٰ کرے گا وہ جھوٹا اور کذاب ہوگا. وہ حضرات جو کسی لالچ اور طمع کی بناء پر قادیانیت قبول کر لیتے ہیں، انہیں قربانی کا بکرا بنانے کی بجائے مرزا صاحب سامنے آجائیں تاکہ ایک ہی بار فیصلہ ہو جائے"۔

چونکہ اُس نے پہلے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تکذیب کی اور پھر بعد میں اسی تکذیب کی خاطر حق کی تلبیس کی نیز حق کو چھپایا تھا اور پہلے خود چیلنج دے بیٹھا تھا اس لئے وہ بھی خدا کی سزا سے بچ نہیں سکا ایک طرف تو اُس نے کہا کہ نبوت کے دعویٰ کے سوا کوئی مباہلہ کا چیلنج دے ہی نہیں سکتا یہ بہانہ خوریاں ہیں اور یہ کوئی نشان نہیں. اور دوسری طرف اس سے پہلے وہ حضرت امام جماعت احمدیہ کو مباہلہ کا چیلنج دے چکا تھا. پس جب حضور انور نے مباہلہ کا چیلنج دیا تو معاً دونوں فریق میں اس کی مقبولیت ہوگئی. اور پھر خدا تعالیٰ کی حیرت انگیز تقدیر نے اس کو پکڑا اور ایک ایسا حادثہ ہوا جس کے متعلق سب کو تعجب ہے کہ حادثہ ہونا نہیں چاہیئے تھا. اس کی تفاصیل اخبارات میں بڑی دردناک چھپیں. اور جب اُن کی لاش گھر لائی گئی اور اُن کے ساتھ اُن کے عزیز بھی. ساس کی اور بچے وغیرہ کی تو جس جگہ وہ لاش رکھی گئی تھی وہ صحن ہی ڈوب کے تہ خانہ کے نیچے گر پڑا اور اس کے نتیجہ میں پھر کثرت کے ساتھ لوگ زخمی ہوئے واویلا پڑ گیا کہرام مچ گیا.

پس یہ بھی کوئی اتفاقی حادثات نہیں تھے بلکہ صاف پتہ چل رہا ہے کہ یہ مباہلہ کا اثر ہے اور اپنی بدبختی کی وجہ سے وہ مارا گیا ہے. جو شخص حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کو یہ کہتا ہے کہ جماعت کو قربانی کا بکرا نہ بناؤ. خود کیوں نہیں قربانی کا بکرا بنتے کہ ایک دفعہ قصہ پاک ہو جائے. خدا تعالیٰ نے خود اُسی کو قربانی کا بکرا بنا دیا اور وہ قصہ ہمیشہ کے لئے پاک کر دیا. اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت پر اُس کی یہ ہلاکت ہمیشہ کے لئے مہرِ تصدیق بن کر ثبت ہو چکی ہے کوئی طاقت اب دنیا میں نہیں جو اس صداقت کی گواہی کو مٹا سکے. ؎

صاف دل کو کثرتِ اعجاز کی حاجت نہیں
اِک نشاں کافی ہے گر دل میں ہو خوفِ کردگار

باقی آئندہ

اعلانات نکاح و تقریبات رخصتانہ

۱۔ مکرم سید علیم الدین صاحب نائب صدر جماعت احمدیہ وڈمان ۲۰/- روپے اعانت بدر میں ادا کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں کہ:۔

عزیزہ رفعت جہاں بیگم بنت مکرم سید علیم الدین صاحب ساکن وڈمان (محبوب نگر) کا نکاح عزیز محمد جلال الدین صاحب ابن مکرم محمد جہانگیر صاحب ساکن وڈمان سے مبلغ ایک ہزار ایک سو روپیہ پر ۲۲ رمارچ ۱۹۹۰ء کو پڑھا گیا۔

۲۔ عزیزہ خیر النساء بیگم بنت مکرم جہانگیر صاحب ساکن وڈمان کا نکاح عزیز سید حفیظ امین ابن سید علیم الدین صاحب کے ساتھ مبلغ ایک ہزار ایک روپیہ پر ۲۳ رمارچ ۱۹۹۰ء کو پڑھا گیا. یہ دونوں نکاح محترم مولوی محمد منیر احمد صاحب طاہر مبلغ سلسلہ احمدیہ چنتہ کنٹہ نے پڑھائے. علی الترتیب ۲۳ / ۲۴ رمارچ کو دعوت ولیمہ عمل میں آئی ان رشتوں کے جانبین کے لئے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(ایڈیٹر)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا اظہار خوشنودی"

"بدر" کے جلسہ سالانہ نمبر پر

مکرم ایڈیٹر صاحب بدر۔ قادیان!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

"بدر" کا جلسہ سالانہ نمبر ماشاء اللہ بہت اچھا ہے اور عمدہ مضامین سے مرصع ہے..... اخبار ہر لحاظ سے مفید ہے اور ماشاء اللہ اب اس کا معیار روز بروز بڑھ رہا ہے تا ہم مزید کی گنجائش ابھی باقی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اور دیگر رفقاء کو اس سلسلہ میں سعی جمیل کی توفیق دے۔

اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔

والسلام

خاکسار:۔ مرزا طاہر احمد
خلیفۃ المسیح الرابع

اظہار تشکر و درخواست دعا

محترم پروفیسر عزیز احمد صاحب۔ رانچی یونیورسٹی سے ایک صد روپیہ اعانت بدر میں بھجواتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں کہ ان کے چھوٹے بیٹے عزیز ڈاکٹر پرویز احمد صاحب ایم بی بی ایس پٹنہ یونیورسٹی (بہار) نے حال ہی میں ایم ایس میں داخلہ کے امتحان کے لئے تقریباً پچاس ہزار ڈاکٹروں کے درمیان کمپٹیشن میں امتحان دیا اور اس میں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے کامیاب ہو گئے۔ اور اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کی راہ ہموار ہو گئی ہے۔ عزیز ڈاکٹر پرویز احمد مئی میں چنڈی گڑھ کے پوسٹ گریجویٹ کا امتحان دیں گے پھر جولائی میں لاہور سے E.C.M.F.M امریکہ کا امتحان دیں گے اور پھر انگلینڈ کے لئے PLAB کا۔ ان تمام امتحانات میں عزیز موصوف کی نمایاں کامیابی اور روحانی جسمانی ترقیات کے لئے خصوصی درخواست دعا کرتے ہیں۔ (ایڈیٹر)

رمضان المبارک میں مرکز سلسلہ قادیان کے لیل و نہار

رمضان المبارک ۲۹ر مارچ سے شروع ہوا۔ یکم رمضان سے ۵ر رمضان بعد نماز ظہر تا عصر مسجد اقصیٰ میں محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب نے درس قرآن مجید دیا جبکہ ۶ر رمضان سے ۱۰ر رمضان تک محترم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد نے قرآن مجید کا درس دیا۔ ۱۱ر رمضان سے محترم مولوی عبدالحق صاحب فضل نے درس قرآن مجید دینے کی سعادت پائی۔ مسجد مبارک میں بعد نماز فجر پہلے عشرہ میں محترم مولانا محمد کریم الدین صاحب نے حدیث شریف کا درس دیا۔ اور دوسرے عشرہ میں محترم مولانا عبدالحق صاحب فضل درس دے رہے ہیں۔ مسجد اقصیٰ میں یکم تا ۷ر رمضان مکرم مولوی جاوید اقبال صاحب اختر نے درس حدیث دیا۔ ۸ر رمضان سے مکرم مولوی محمد نسیم خان صاحب نے درس دینے کی سعادت پائی۔ مسجد ناصر آباد میں پہلے عشرہ میں مکرم مولوی قریشی محمد فضل اللہ صاحب نے درس حدیث دیا۔ دوسرے عشرہ میں مکرم مولوی طاہر احمد صاحب چیمہ درس دے رہے ہیں

نماز تراویح بعد نماز عشاء مسجد مبارک میں مکرم حافظ قاری نواب احمد صاحب اور مکرم حافظ شریف الحسن صاحب نماز تراویح پڑھا رہے ہیں جبکہ مسجد اقصیٰ میں مکرم حافظ مظہر احمد صاحب طاہر اور مکرم حافظ مخدوم شریف صاحب اور مسجد ناصر آباد میں مکرم حافظ سید رسول صاحب اور مکرم حافظ کے۔ ٹی محمد علی صاحب نماز تراویح پڑھا رہے ہیں۔ اور مکرم حافظ مرزا مظہر احمد صاحب مکرم حافظ اسلام الدین صاحب اور عزیز بشیر احمد صاحب بطور سامع خدمت بجا لا رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

اطلاع برائے خدام بھارت و بیرون از بھارت

جن خدام برادران نے جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۸۹ء میں شعبہ خدمت خلق کے تحت ڈیوٹیاں سرانجام دی تھیں ان کے اسماء کی فہرست مرتب کر کے مکرم رشید الدین صاحب پاشا ناظم خدمت خلق قادیان نے حضور اقدس کی خدمت میں بغرض دعا بھجوائی تھی۔ اس پر حضور انور کا اظہار خوشنودی موصول ہوا ہے جو درج ذیل ہے اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔

صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

لندن
۲۶-۱-۹۰

پیارے عزیزم رشید الدین پاشا:

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

جلسہ سالانہ قادیان کے بابرکت موقعہ پر آپ کو غیر معمولی خدمت کی توفیق ملی ہے۔ جن خدام کی فہرست بھجوائی ہے ان سب کے لئے میں نے خاص طور پہ دعا کی ہے اللہ تعالیٰ ان کے جذبہ اور خدمت کو قبول فرمائے اور سلسلہ کے خادم ہوں۔ ان سب کو میرا محبت بھرا سلام دیں۔

مختلف مہمانوں کی طرف سے تحسین کے خطوط آ رہے ہیں۔ اور آپ سب کے جذبہ کی داد دی ہے۔ اللہ تعالیٰ بیش از بیش خدمت کی توفیق دے۔ سب کو میرا محبت بھرا سلام دیں۔

والسلام

خاکسار

مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع

اعلانات نکاح

بتاریخ ۳۰ر امان (مارچ) ۱۹۹۰ء بعد نماز مغرب مسجد مبارک قادیان میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان نے مندرجہ ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا:۔

۱۔ عزیزہ عذرا پروین صاحبہ بنت مکرم ریاض احمد صاحب آف خانپور ملکی مونگھیر کا نکاح ہمراہ عزیزم مکرم مظفر احمد صاحب ناصر ابن مکرم ابراہیم خان صاحب قادیان کے ساتھ بعوض مبلغ پانچ ہزار ایک روپے (۵۰۰۱/-) حق مہر پڑھا۔ اس خوشی میں بچی کے والد مکرم ریاض احمد صاحب نے اعانت بدر و شکرانہ فنڈ میں مبلغ ۲۵/- روپے ادا کرتے ہوئے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست کی ہے۔

۲۔ عزیزہ عذراء سلطانہ صاحبہ بنت مکرم غلام محی الدین صاحب آف بنارس کا نکاح ہمراہ عزیزم مکرم عصمت علی صاحب ابن مکرم وحید خان صاحب آف سانڈھن کے ساتھ بعوض ۱۱۰۰۱/- گیارہ ہزار ایک روپے حق مہر پر پڑھا۔

دونوں رشتوں کے بابرکت اور مثمر بہ ثمرات حسنہ ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔ (ایڈیٹر)

ضروری اعلان

احباب جماعت کی آگاہی کیلئے یہ اعلان ہے کہ درج ذیل افراد نظام جماعت احمدیہ سے خارج ہیں۔

۱۔ لقمان احمد ابن مکرم محمد جعفر صاحب بابو مرحوم درویش قادیان (۲) مظفر احمد ابن مکرم محمد اسماعیل صاحب بنگلی درویش قادیان (۳) حبیب احمد ابن مکرم شریف احمد صاحب شیخوپوری قادیان (۴) امۃ النظیر بنت مکرم سلیمان خان صاحب بھدرک اڑیسہ (۵) ودود احمد ابن مکرم عمیر احمد صاحب مرحوم (امروہہ)

(ناظر امور عامہ قادیان)

مُوسیٰ بنی مائنز میں کامیاب جلسہ پیشوایان مذاہب کا انعقاد

کثیر الاشاعت روزناموں میں تشہیر

رپورٹ مرتبہ :- مکرم مولوی مطلوب احمد صاحب خورشید فاضل مبلغ سلسلہ موسیٰ بنی مائنز

اللہ تعالیٰ کے فضل سے موسیٰ بنی مائنز (بہار) میں تقریباً چھ سو افراد پر مشتمل پرانی جماعت قائم ہے۔ زیادہ تر افراد مائنز میں کام کرتے ہیں اور نہایت مخلص اور فدائی لوگ ہیں۔ یہاں ایک خوبصورت وسیع و عریض مسجد بھی تعمیر ہوئی ہے۔ نیز احمدیہ کالونی بھی موجود ہے امسال یہ فیصلہ کیا گیا تھا کہ عظیم الشان جلسہ پیشوایان مذاہب منعقد کیا جائے جس کے جملہ انتظامات کے لئے مکرم منور احمد صاحب صدر جماعت و مکرم شیخ ہمدم صاحب کی زیر نگرانی انتظامی کمیٹی تشکیل دی گئی جن میں مفوضہ امور کو بہترین انداز میں انجام دیا۔ اسی علاقہ کے کثیر الاشاعت اخبار "UDIT BANI" اور روزنامہ "آج" نے اس جلسہ کی خوب تشہیر کی جس کے ذریعہ سے ہزاروں افراد تک احمدیت کی آواز پہنچی۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔ پوسٹر کثیر تعداد میں شائع کئے نیز ہزار ہا کی تعداد میں ہینڈ بلز تقسیم کئے گئے قرب و جوار کی جماعتوں کو شمولیت کے لئے دعوت دی۔ مرکز سلسلہ سے محترم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد نائب ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ۔ محترم مولانا حمید الدین صاحب شمس مبلغ حیدرآباد اور محترم مولوی عبد الرشید صاحب ضیاء مبلغ جموں، کانفرنس میں شرکت کے لئے تشریف لائے۔ آپ کا افراد جماعت نے اسٹیشن پر پرتپاک استقبال کیا۔ یاڈیہ کیرنگ، گیا، جمشید پور، سمبلپور اور کٹرا پاڑہ کی جماعتوں سے بھی افراد جماعت نے شمولیت کی۔ مورخہ ۱۷ مارچ کو مسجد احمدیہ موسیٰ بنی مائنز میں محترم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد کی زیر صدارت جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت خاکسار مطلوب احمد خورشید نے کی۔ بعد ازاں نظم مکرم ... خان ... نے خوش الحانی سے پڑھی ... تقریر مولوی ... جماعت احمدیہ کی ... زیر عنوان کی۔ بعدہٗ

مکرم شمشیر خاں صاحب ٹیلہ نے نظم پڑھ کر سنائی۔ اس کے بعد محترم مولانا حمید الدین صاحب شمس مبلغ حیدرآباد نے حالات حاضرہ پر تفصیل سے روشنی ڈالتے ہوئے ساتھ ساتھ جماعت احمدیہ کی پیار و محبت کی تعلیم کو پیش کیا اس جلسہ میں غیر از جماعت افراد نے بھی شمولیت کی۔ مولانا موصوف نے اپنی تقریر میں جماعت احمدیہ کی خدمات انسانیت، خدمات قرآن مجید اور خدمات اسلام پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ اور بتایا کہ آج اسلام کے نام کو دنیا کے کناروں تک سربلند کرنے کا سہرا مجاہدین احمدیت پر ہے۔ بہت ہی اچھے انداز سے موثر تقریر کی۔ محترم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد نے نہایت عالمانہ اور بسیط اور مربوط خطاب فرمایا۔ جس میں ختم نبوت، وفات مسیح اور صداقت حضرت مسیح موعودؑ پر دلنشین انداز میں روشنی ڈالی۔ اور مخالفین احمدیت کے دساوس کا بہترین انداز سے ازالہ کیا۔ اور اسلام کی خدمات جس رنگ میں جماعت کر رہی ہے اس کو پیش کیا نیز یہ ثابت کیا کہ آج احمدیت ہی حقیقی اسلام ہے۔ اور اسلام کے تمام فرقوں کو متحد ہو کر اسلامی تعلیمات کو پھیلانے کی کوشش کرنا چاہیئے۔

یہ جلسہ بعد نماز مغرب و عشاء ساڑھے چھ بجے سے رات نو بجے تک جاری رہا۔ اور مسجد سامعین سے بھری ہوئی تھی۔ مورخہ ۱۸ مارچ کو عظیم الشان جلسہ پیشوایان مذاہب کا بعد نماز مغرب و عشاء احمدیہ مسجد موسیٰ بنی مائنز میں مکرم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد کی زیر صدارت خاکسار مطلوب احمد خورشید کی تلاوت سے آغاز ہوا۔ نظم مکرم بشارت احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ نے خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ اس جلسہ میں ہندو عیسائی اور غیر از جماعت افراد نے بھی شمولیت کی جبکہ کثیر تعداد میں افراد موجود تھے۔ اس جلسہ کی

پہلی تقریر مکرم شیخ بشارت احمد صاحب سیکرٹری تبلیغ نے حضرت مسیح موعود کا عشق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کے زیر عنوان کی اور تفصیل سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات و فرمودات و منظوم کلام کے ذریعہ سے اپنی تقریر کو مزین کیا۔ بعدہٗ مکرم مولانا حمید الدین صاحب شمس مبلغ حیدرآباد نے اسلام اور امن عالم کے زیر عنوان تقریر کی۔ جس میں آپ نے ثابت کیا کہ آج دنیا میں امن صرف اسلامی تعلیمات پر عمل کر کے ہی قائم کیا جا سکتا ہے۔ نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پُرامن تعلیمات کو تفصیل سے پیش کیا۔ آپ نے بتایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رحمت بن کر مبعوث ہوئے تھے۔ آپ اپنوں کے لئے بھی رحمت تھے نیز غیروں کے لئے رحمت تھے۔ دشمنوں کے لئے رحمت تھے اور یہی وجہ ہے کہ آپ کو خدا تعالیٰ نے رحمۃ للعالمین بنا کر بھیجا۔ آپ کی تقریر کے بعد عیسائی مقرر جناب مسٹر ٹی۔ جے پال نے تقریر کی اور بتایا کہ عیسائی مذہب اپنے پڑوسیوں سے اچھا سلوک کرنے کی تعلیم دیتا ہے۔ اور ابھی جو تقریر اسلام کے زیر عنوان ہوئی ہے اسلامی تعلیمات بہت ہی بہترین ہیں اور میں اس تقریر سے بہت متاثر ہوا ہوں۔ اور میں اپنے آپ کو خوش قسمت سمجھ رہا ہوں کہ مجھے پیشوایان مذاہب کے جلسہ میں تقریر کرنے کی اجازت دی گئی اور اس قسم کے جلسے پورے ہندوستان میں ہونا چاہیئے۔ اسی کے

ذریعہ سے بدامنی کو امن میں تبدیل کیا جا سکتا ہے۔ آپ کی تقریر کے بعد مکرم مولوی نذر الاسلام صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت موعود اقوام عالم کی حیثیت سے پیش کی۔ اور بزرگان سلف کی پیشگوئیوں سے یہ ثابت کیا کہ آنے والا موعود حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی ہیں۔ آپ کی تقریر کے بعد مکرم رحمٰن خان صاحب نے نظم پڑھ کر سنائی۔ بعدہٗ مکرم مولوی عبد الرشید صاحب ضیاء مبلغ جموں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت پر بہت اچھے انداز میں روشنی ڈالی اور بتایا کہ ہر ایک قوم جو ایک اوتار یا مصلح ربانی کے آنے کی منتظر تھی وہ قادیان کی سرزمین میں مبعوث ہو چکا ہے۔

اس جلسہ کی اختتامی تقریر محترم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد نے کی۔ آپ نے اپنی تقریر میں جماعت احمدیہ کا تعارف اور اس جلسہ کی غرض و غایت اور پیشوایان مذاہب کا احترام جیسے اہم نکات پر روشنی ڈالی۔ آخر میں مولانا صاحب موصوف نے اختتامی دعا کروائی اور رات تقریباً پونے دس بجے جلسہ بخیر و خوبی انجام پذیر ہوا۔ خدام کی طرف سے بک سٹال کا بھی انتظام کیا گیا۔ نیز ہر دو روز بعد نماز فجر محترم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد اور محترم مولانا حمید الدین صاحب شمس نے قرآن مجید کا درس دیا۔ جس میں بہترین انداز سے تربیتی نقطۂ نگاہ سے منتخبہ آیات کی تفسیر بیان کی۔ متعدد غیر از جماعت احباب سے ہر دو علمائے کرام نے تبادلہ خیالات بھی کیا اور دیر تک سوالوں کے تسلی بخش جوابات دیئے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کے بہتر اثرات مرتب فرمائے۔ کیونکہ علاقہ بہار میں جو حالات رونما ہو رہے ہیں اس میں جماعت احمدیہ کی کوشش ہے کہ تمام مذاہب کے لوگ ایک اسٹیج پر آ کر پیار و محبت کے رشتہ میں مربوط ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ ہماری اس کوشش کو بار آور فرمائے۔

دُعائے مغفرت :- مکرم حاجی جبار خاں صاحب محمود آباد کیرنگ سے تحریر فرماتے ہیں کہ میرے بڑے بھائی مکرم اعجاب الحق خان صاحب ریٹائرڈ صوبیدار مورخہ ۱۶ فروری ۱۹۹۰ء کو بعمر ۷۰ سال کچھ عرصہ علیل رہ کر رحلت فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ۰

مرحوم بہت ہی خوبیوں کے مالک تھے۔ دعوت الی اللہ۔ مہمان نوازی، مرکزی نمائندوں کے ساتھ محبت و شفقت۔ مرحوم کے خاص اوصاف تھے۔ ریٹائرمنٹ کے بعد کیرنگ آ گئے اور یہاں کچھ عرصہ سیکرٹری ضیافت بھی رہے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے۔ اور اہل و عیال اور خاندان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ (ایڈیٹر)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالےٰ کا اظہار تعزیت

بر وفات محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی مرحوم

پیاری مکرمہ بیگم صاحبہ شریف احمد صاحب امینی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی کی وفات کا بہت صدمہ ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن ۔ اللہ تعالیٰ اعلیٰ علیین میں جگہ دے مرحوم نے ساری زندگی خدمتِ دین میں گذاری اور بڑے خلوص محنت اور ولولہ سے فرائض کو پورا کیا۔ حقیقت ہے کہ ان کی زندگی صفِ اول کے مجاہد کی زندگی تھی۔ تحریر، تقریر میں بھی انہوں نے خاص مقام حاصل کیا اور تاریخ احمدیت میں ہمیشہ یاد رکھے جائیں گے۔ اللہ تعالےٰ ان کی اولاد کو ان کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے سلسلہ کا خادم بنائے غم کے اس موقعہ پر میری طرف سے تمام بچوں اور عزیزوں کو دلی تعزیت اور ہمدردی کا پیغام دیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو اور صبر جمیل کی توفیق دے۔ نمازِ جنازہ غائب پڑھا دوں گا۔ انشاء اللہ۔

والسلام

خاکسار

مرزا طاہر احمد

خلیفۃ المسیح الرابع

منقولات

میں گیانی کیوں بنا؟ از آر جعن سنگھ باجوہ

آنکھوں میں جگنو چمکتے ہوں اور لبوں پر بچوں والی مسکراہٹ ہو سر کے بال مہندی رنگے ہوں اور پگڑی کا طرہ پچھ دھریوں والا کرتہ شلوار پشوری ہو تب اس بارے ہم کیا سوچ سکتے ہیں ؟

ضلع گوجرانوالہ تحصیل وزیرآباد کے گاؤں پیرکوٹ کا جو آدمی انگلینڈ اور کینیڈا میں جاکر آباد ہوگیا ہو اس بارے ہم سوچ بھی نہیں سکتے کہ وہ انسان اس طرح کا ہوگا۔

شوق کسی کے باپ کا نہیں ہمت کسی کی ماں کی نہیں۔ جو انسان یہ دونوں باتیں کر لیتا ہے وہ دنیا میں سب سے آگے۔ ہوتا ہے یہ ساری بات وہ انسان ہی کر سکتا ہے جو کہ ۷۴ برس کا ہونے پر بھی تو اعلیٰ کے لڑکوں کے مقابلہ میں آگے ہی جا رہا ہے اگرچہ اس منش کے ساتھ باتیں کرنے کا وقت تھوڑا ہی ملا ہے پھر بھی میں اس کے بارے بتاتا ہوں۔

چودھری محمد حسین چیمہ اصولوں کا پابند ہے۔ کیونکہ اس نے فوجی ملازمت کی ہوئی ہے اور کیپٹن کے عہدہ سے ریٹائر ہوا ہے لیکن جب یہ چیمہ جاٹ احمدیہ جماعت میں داخل ہوا تھا۔ وہ اس وقت ملٹری میں کلرک تھا اس کا پتا اس وقت زبادجود احمدیت کو سچا ماننے کے اس میں داخل نہ) تھا بعد میں سارا پریوار ہی احمدیہ بن گیا۔

وہ 1954ء میں ریٹائر ہونے پر ۱۹ سال کی فوجی سروس کر کے 1973ء میں انگلینڈ چلا گیا جہاں پر اس نے ملازمت اختیار کرلی وقت کے ساتھ سب کچھ ٹھیک ہوگیا۔ چھ بچے بھی اپنی اپنی جگہ پر کام کرنے لگے۔

شری چیمہ کی پتنی 1984ء میں الیشور کو پیاری ہوگئی تب چیمہ جی نے اپنے خلیفہ صاحب کو یہ درخواست کی کہ "میں اپنی ساری زندگی دین کے پرچار کے لئے وقف کرتا ہوں .. لیکن دوست و احباب نے چیمہ جی کو کہا کہ تو نے ساری زندگی تو پہلے ہی کئی کئی مقامات پر رہ کر گذاری ہے۔ اب تیری باقی زندگی رہ ہی کتنی گئی ہے؟ جو کہ تو نے ساری دے دی) ہے۔

اس نصیحت نے چیمہ جی کو سوچ میں ڈال دیا خواہ چیمہ جی نے اپنی طرف سے ٹھیک ہی لکھا تھا۔ لیکن دوستوں نے اس کا لطیفہ بنا لیا تھا۔ انگلینڈ میں احمدیہ جماعت کی سالانہ کانفرنس ہو رہی تھی۔ کہ خلیفہ صاحب نے کہا "ہمارے پاس ایک گیانی تھا۔ وہ کبھی بیمار ہو گیا ہے اور چھٹی لے کر اپنے بیٹے کے پاس چلا گیا ہے۔ اب ہمارے پاس کوئی گیانی نہیں۔ جس کی ہمیں بہت ضرورت ہے"

خلیفہ صاحب کے یہ الفاظ جب شری چیمہ جی کے کانوں میں پڑے تو آپ نے اپنے من کے اندر ہی ایشور کے آگے پرارتھنا کی کہ مجھے طاقت بخش میں گیانی بن کر اپنی جماعت کی سیوا کر سکوں بنا کسی تنخواہ کے۔

اسی بات کو مد نظر رکھ کر چیمہ جی نے ساؤتھ فیلڈ کے گوردوارہ میں جاکر گیانی اوتار سنگھ سے ملاقات کی۔ پھر گیانی اوتار سنگھ کو اپنا استاد مان کر ان سے تین سال تک پنجابی پڑھتا رہا۔ اس کے بعد حینیوی سکول میں داخلہ لے کر جون 1988ء میں لندن یونیورسٹی کا امتحان دیا۔ (او) لیول کے امتحان میں چیمہ صاحب فسٹ نمبر پر آئے۔ اب چیمہ جی نے جون 1990ء میں (اے) لیول کا امتحان دیا ہے جو یہاں پر بی اے [illegible] پنجابی آنر کے برابر ہوتا ہے۔

آج چیمہ جی قادیان میں پنجابی کی ٹائپ سیکھ رہے ہیں اور ساتھ ہی اپنا کورس بھی پڑھ رہے ہیں۔ پنجابی پڑھنی ان کی بہت صاف ستھری ہے گوروگرنتھ صاحب کا پاٹھ بھی پاٹھیوں جیسا ہی کرتے ہیں۔ اور 75 سالہ بزرگ پاٹھیوں کی طرح ہی پورا وقت پاٹھ کرتا ہے۔ وہ لندن واپس جاکر بہت سارے سکھوں کے گھروں میں پاٹھ کرے گا کیونکہ وہ گورو گرنتھ صاحب کو صحیح اور شدھ پاٹھ کرنے کا اصول مانتا ہے۔

چیمہ جی نے اپنی زندگی کے 24 گھنٹے تقسیم کئے ہوئے ہیں۔ اور بڑے مصروف رہتے ہیں کبھی بے کار نہیں بیٹھتے۔ وہ وقت کو روپیہ اور قیمتی چیزوں جیسا ہی قیمتی سمجھتے ہیں یہی وجہ ہے کہ شری چیمہ وقت کو برباد نہیں کرتے ہیں ؛

(روزنامہ ہند سماچار جالندھر ۱۹ر فروری ۱۹۹۰ء)

مرکزی مساجد کے لئے دریوں کی فراہمی

مرکزی مساجد (مسجد اقصیٰ و مسجد مبارک) میں دریوں کی کمی ہو گئی ہے۔ اس کمی کو دور کرنے کے لئے تقریباً سو دریوں کی ضرورت ہے۔ صدر انجمن احمدیہ نے ہندوستان کے مخیر احباب کو اس کارِ خیر میں حصہ لینے کے لئے تحریک کرنے کی اجازت دی ہے۔ ایک دری کی قیمت ایک ہزار روپے ہے۔ مخیر احباب سے درخواست ہے کہ وہ اس کارِ خیر میں حصہ لیں اور رقوم جلد سے جلد محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان کے نام بھجوائیں۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

---

۲۵ واں جلسہ سالانہ U.K.

محترم ہدایت اللہ صاحب بنگوی جنرل سیکرٹری نے لندن مشن سے یہ اطلاع بھجوائی ہے کہ منظوری حضور انور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز امسال پچیسواں ۲۵ جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ برطانیہ مورخہ ۲۷ تا ۲۹ جولائی ۱۹۹۰ء بمقام اسلام آباد (ٹلفورڈ۔ سرے) منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ تعالےٰ۔

جماعت ہائے احمدیہ بھارت سے شمولیت کی خواہش رکھنے والے افراد اپنی تیاری رکھیں لندن مشن سے دعوت نامے/سپانسر بذریعہ موصول ہونے پر ضابطہ کی کارروائی کے بعد ارسال کر دیئے جائیں گے۔

احباب کرام سے اس جلسہ سالانہ کی عظیم الشان کامیابی کے لئے خصوصی دعا کی درخواست ہے۔

ناظر امور عامہ قادیان

درخواست دعا: مندرجہ ذیل احباب نے اپنی اور اپنے متعلقین کی روحانی جسمانی ترقی، بیماروں کی شفایابی، نیک مقاصد میں کامیابی اور کاروبار میں خیر و برکت اور مشکلات کے ازالہ کے لئے درخواست دعا کرتے ہیں۔ ایڈیٹر۔ ... روپے اعانت بدر میں ادا کرتے ہوئے مکرم

مکرم ... الٰہی صاحب ... مکرم ... شوکت ... صاحب، مکرم ... شہید ... صاحب، مکرم رانا رشید احمد خاں صاحب، مکرم رانا سعید احمد خاں صاحب، مکرم الحاج احمد صاحب، مکرم مرزا محمود احمد [illegible]

منظوری انتخاب عہدیداران جماعت احمدیہ بھارت

مندرجہ ذیل تفصیل سے عہدیداران کی منظوری دی جاتی ہے۔
اللہ تعالیٰ سب کو بہتر رنگ میں مقبول خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔

ناظر اعلیٰ قادیان

جماعت احمدیہ شنکر کوئل

صدر۔ مکرم کے محمد علی صاحب
سیکرٹری مال۔ " کے ایم اسماعیل "
(مشروط منظوری ۳۰/۶/۹۰ تک)
جنرل سیکرٹری۔ مکرم کے پی ایم عبد الجبار صاحب
سیکرٹری تبلیغ۔ " این محمد قاسم "

جماعت احمدیہ بالسو

صدر۔ مکرم غلام رسول صاحب راتھر
سیکرٹری امور عامہ " عبد الرحیم " ساجد
" مال۔ تحریک جدید۔ وقف جدید
مکرم بشیر احمد صاحب کوٹے
سیکرٹری تبلیغ و تربیت۔ مکرم محمد یوسف راتھر صاحب
(مشروط منظوری ۳۰/۶/۹۰ تک)
سیکرٹری تعلیم مکرم نذیر احمد گوٹے صاحب

جماعت احمدیہ باری پاریگام

صدر۔ مکرم ولی محمد راتھر صاحب
(مشروط منظوری ۳۰/۶/۹۰ تک)
سیکرٹری مال۔ مکرم غلام نبی راتھر صاحب
(مشروط منظوری ۳۰/۶/۹۰ تک)
سیکرٹری تبلیغ و تربیت۔ مکرم محمد یوسف صاحب شیخ
(مشروط منظوری ۳۰/۶/۹۰ تک)
سیکرٹری امور عامہ۔ مکرم ولی محمد صاحب راتھر
مشروط منظوری ۳۰/۶/۹۰ تک

جماعت احمدیہ ایراپورم

صدر۔ مکرم ایم اے علی صاحب
نائب صدر۔ " ایم ایم کویا "
جنرل سیکرٹری۔ " اے عبد الرحمٰن صاحب بی ایس سی
سیکرٹری مال۔ " کے ایم محمد ابراہیم " بی اے
" تبلیغ و تربیت۔ " ایم اے فرید صاحب
" تعلیم۔ " ایم اے باوا "
" رشتہ ناطہ۔ " پی اے اسماعیل "

جماعت احمدیہ بنگلور

صدر۔ مکرم محمد شفیع اللہ صاحب
سیکرٹری مال۔ " محمد برکت اللہ "
ایڈیشنل سیکرٹری مال۔ وقف جدید۔
مکرم محمد نعمت اللہ صاحب
سیکرٹری تبلیغ۔ مکرم برکات احمد صاحب سلیم
" تعلیم۔ " صبغت اللہ صاحب
" امور عامہ۔ " ڈاکٹر اخلاق احمد جاوید صاحب

سیکرٹری تحریک جدید۔ مکرم ایم عبید اللہ صاحب ترابنی
آڈیٹر۔ مکرم محمد حفیظ اللہ "
امام الصلوٰۃ۔ مکرم محمد عبید اللہ "

جماعت احمدیہ سواکاشی

صدر۔ مکرم ایم جے جعفر علی صاحب
سیکرٹری مال " ایم جے اکبر علی "
جنرل سیکرٹری " ایم محمد علی "

جماعت احمدیہ جمشید پور

صدر۔ مکرم مقبول احمد صاحب
سیکرٹری مال۔ " خورشید احمد "
" امور عامہ۔ " انیس احمد "
" تبلیغ۔ " جاوید احمد "
" تعلیم و تربیت۔ " فرید الدین شاہ قادری "
" تحریک جدید۔ وقف جدید مکرم
ناصر احمد صاحب
سیکرٹری ضیافت۔ مکرم جمیل احمد صاحب

جماعت احمدیہ سورب

صدر۔ مکرم ایم نور احمد صاحب
سیکرٹری مال۔ " بشیر احمد "
" تبلیغ۔ " مبارک احمد "
" امور عامہ۔ " ایم نثار احمد "

جماعت احمدیہ ساگر

صدر۔ مکرم ایس اے بشیر احمد صاحب
سیکرٹری مال۔ " عبد الحمید شریف "
" تبلیغ و تعلیم۔ " حاجی جمال الدین "
" امور عامہ۔ " سید قاسم "

جماعت احمدیہ دیوڑرگ

صدر۔ مکرم ناصر احمد نوری صاحب
سیکرٹری مال۔ " انور احمد صاحب احمدی

جماعت احمدیہ موتیہاری

صدر۔ مکرم سید عارف احمد صاحب
(مشروط منظوری ۳۰/۶/۹۰ تک)
نائب صدر۔ مکرم سید زاہد احمد صاحب
(مشروط منظوری ۳۰/۶/۹۰ تک)
سیکرٹری مال۔ مکرم سید شاہد احمد صاحب
(مشروط منظوری ۳۰/۶/۹۰ تک)

جماعت احمدیہ کوڈالی

صدر۔ مکرم سی مبارک احمد صاحب
سیکرٹری تبلیغ و تربیت مکرم پی کے سلیمان "
" تعلیم۔ " پی ظفر احمد "
" امور عامہ۔ مکرم وی پی عبد الجلیل "
" مال۔ " وی سی برکت اللہ "
" تحریک جدید۔ وقف جدید۔ مکرم
ای وی عبد المالک صاحب
سیکرٹری ضیافت۔ مکرم سی منیر احمد صاحب
آڈیٹر۔ " ایم پی نثار احمد "

جماعت احمدیہ بھونیشور

صدر۔ مکرم ڈاکٹر محمد انوار الحق صاحب
نائب صدر۔ " سید عبد القیوم "
سیکرٹری امور عامہ۔ " سید محمد سرور "
" تبلیغ و تربیت و تعلیم۔ مکرم
سید نصیر احمد صاحب۔
سیکرٹری مال۔ مکرم سید وسیق الدین صاحب
" تحریک جدید۔ " غلام احمد خاں "
" وقف جدید۔ " عبد الحکیم خاں "
آڈیٹر۔ " سید ناصر احمد "
قاضی۔ " عبد القادر خاں "

جماعت احمدیہ کٹک

صدر۔ مکرم عبد الباسط خاں صاحب
نائب صدر۔ " سید طاہر احمد "
سیکرٹری تبلیغ۔ تعلیم و تربیت۔
مکرم غلام مصطفیٰ صاحب
سیکرٹری مال۔ مکرم طیب احمد سلیم صاحب
ایڈیشنل سیکرٹری مال " صلاح الدین خاں "
سیکرٹری۔ تحریک جدید۔ وقف جدید
مکرم محمد انصار الحق صاحب
سیکرٹری امور عامہ۔ مکرم سید رفیع احمد صاحب
" جائیداد۔ " خالد احمد صاحب احمدی
" ضیافت۔ " سید ثاقب رسول صاحب
آڈیٹر۔ " محمد انصار الحق "

جماعت احمدیہ مجھلی ٹک

صدر۔ مکرم مولوی ہارون رشید صاحب
نائب صدر۔ " غلام مہدی محمود "
جنرل سیکرٹری۔ " محمد یونس "
سیکرٹری مال۔ " محمد عمران "
(مشروط منظوری ۳۰/۶/۹۰ تک)
سیکرٹری تبلیغ و تربیت۔ مکرم محمد یونس صاحب
" تعلیم۔ مکرم مولوی ہارون رشید "
" امور عامہ۔ " غلام ہادی "
" وصایا۔ " محمد عمران "
(مشروط منظوری ۳۰/۶/۹۰ تک)
سیکرٹری ضیافت۔ مکرم عبد الباسط صاحب
" جائیداد۔ " غلام مسیح "
" تحریک جدید۔ " عبد القادر "
" وقف جدید۔ " مبارک احمد شاہ "
آڈیٹر۔ " رفیق احمد "
امین۔ " غلام مسیح "
محاسب۔ " رفیق احمد "

جماعت احمدیہ شوپیاں

صدر۔ مکرم محمد عبد اللہ صاحب میر
سیکرٹری مال۔ تحریک جدید۔ وقف جدید۔ مکرم
محمد ظفر اللہ صاحب میر
سیکرٹری تبلیغ۔ مکرم سید برکت اللہ صاحب
آڈیٹر۔ " " حمید اللہ "

جماعت احمدیہ امروہہ

صدر۔ مکرم محمد راشد صاحب
سیکرٹری مال۔ " محمد یوسف "
(مشروط منظوری ۳۰/۶/۹۰ تک)
سیکرٹری تبلیغ مکرم مبارک احمد صاحب
(مشروط منظوری ۳۰/۶/۹۰ تک)
سیکرٹری تعلیم۔ مکرم لیاقت علی صاحب
" تحریک جدید " تنویر احمد "
(مشروط منظوری ۳۰/۶/۹۰ تک)

اعانت بدر

مکرمہ سیدہ مبارکہ ریاض عباس جعفری صاحبہ آف ناروے نے اعانت بدر میں -/۱۵۱۵ روپیہ ارسال کئے ہیں۔ فجزاھا اللہ احسن الجزاء موصوفہ اپنے لئے اور والدہ بھائی اور افراد خاندان کی صحت و سلامتی دینی و دنیاوی ترقیات کے لئے دعا کی درخواست کرتی ہیں (ایڈیٹر)

ضروری اعلان
بسلسلہ صدقۃ الفطر

اخبار بدر ۵ اپریل ۱۹۹۰ء کے صفحہ نمبر ۸ میں غلہ گندم کا نرخ مقرر کیا گیا ہے۔

یہ نرخ صرف پنجاب کے لئے ہے۔ ہندوستان کے باقی صوبوں کی جماعتیں اپنے اپنے علاقہ کے ریٹ کے مطابق ۲-۵۶۳ (دو کلو پانچ صد تریسٹھ گرام) غلہ کی قیمت مقرر کرینگی۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ ایک ماہ کے اندر اندر دفتر بہشتی مقبرہ قادیان کو اطلاع دیں۔

وصیت نمبر ۱۷۶۹۶ — میں شفاعت النساء زوجہ محمد رفیق صاحب قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۵۶ سال تاریخ بیعت ۳۲ء ساکن کھنیا بازار کانپور ڈاکخانہ کانپور ضلع کانپور صوبہ یو۔پی۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{9}{88}$-۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل درج ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

۱۔ زیور طلائی۔ سونے کا نکلس ایک عدد۔ لاکٹ کا پھول ایک عدد۔ انگوٹھی ایک عدد۔ ٹوپس چار عدد منجملہ وزن ۴۰ گرام موجودہ آج کی قیمت -/۳۱۶۰ فی دس گرام منجملہ زیور طلائی مندرجہ بالا کی قیمت ۱۲۶۴۰۔۰۰

۲۔ برتن تانبے کے متفرق منجملہ آج کی قیمت ۳۰۰۰۔۰۰

۳۔ مہر سکہ رائج الوقت ۱۱۰۰۔۰۰

۱۶۷۴۰۔۰۰

حصہ وصیت ۱/۱۰ مبلغ -/۱۶۷۴ کل جائیداد منقولہ کا ۱/۱۰ حصہ میں مبلغ -/۱۶۷۴ بر وقت وصیت آج مورخہ $\frac{9}{88}$-۲ کو باخذ رسید مکرم و محترم محمود احمد صاحب خادم انسپکٹر بیت المال کے بدست ادا کرتی ہوں۔ (۲) ا۔ میری موجودہ آمدنی ماہانہ -/۱۳۰ روپے ہے۔ علاوہ اس کے کوئی آمدنی نہیں اگر کوئی آمدنی یا جائیداد ہوگی تو اس کی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ کو کردوں گی۔ میں آج دن اپنی آمد -/۱۳۰ ماہانہ کے پیش نظر سال رواں ۸۹-۱۹۸۸ء یعنی یکم مئی ۸۸ء تا نہایت ۳۰ اپریل ۸۹ء کا چندہ وصیت پیشگی آج دن مورخہ $\frac{9}{88}$-۲ کو نقد رسید ہذا کے ذریعہ ادا کررہی ہوں۔ اللہ تعالیٰ میری مدد کرے۔ آمین

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
محمد احمد سولیجہ	شفاعت النساء	عبدالستار صدیقی صدر جماعت کانپور

وصیت نمبر ۱۷۸۷۰ — میں رشید الدین پاشاہ ولد مکرم مستری محمد الدین صاحب درویش قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۳۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{1}{89}$-۱۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری غیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں البتہ منقولہ جائیداد درج ذیل ہے۔ نقد روپیہ پچاس ہزار روپے۔

اس کے علاوہ میری کوئی جائیداد اس وقت نہیں میں مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت خاکسار کوئی کام نہیں کر رہا۔ انشاء اللہ جب کوئی کام کروں گا تو اس کی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ قادیان کو دوں گا اور اس کی آمد کے ۱/۱۰ حصہ کو تازیست (جو بھی ہوگی) داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اگر اس کے بعد میں کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
وحید الدین شمس	رشید الدین پاشاہ	محمد الدین مستری

وصیت نمبر ۱۷۸۷۱ — میں محمودہ بیگم بیوہ مکرم شیخ عبد الحنان صاحب مرحوم قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کیرنگ ڈاکخانہ کیرنگ ضلع پوری صوبہ اڑیسہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{11}{88}$-۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

۱۔ منقولہ و غیر منقولہ جائیداد کچھ نہیں ہے۔

۲۔ مجھے میرے مرحوم شوہر کی پنشن گورنمنٹ سے ماہوار تین صد روپے ملتے ہیں۔ جس کا ۱/۱۰ حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان کو ادا کرتی رہوں گی۔

۳۔ خاکسار کا حق مہر مبلغ -/۸۵ روپے تھا جو میں نے اپنے خاوند سے وصول کرلیا ہوں۔ اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کو ادا کروں گی۔ ادائیگی کی ذمہ داری خاکسار پر ہے۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
محمد معراج علی مبلغ سلسلہ	محمودہ بیگم	شیخ ابراہیم

وصیت نمبر ۱۷۸۷۲ — میں حاتم خاں ولد مکرم اسد علی خانصاحب مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ علم وقف جدید عمر ۸ سال تاریخ بیعت ۱۹۵۲ء ساکن بانکا محلہ بابو ساہی ڈاکخانہ بھدرک ضلع بالاسور صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{12}{88}$-۲۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد کی تفصیل درج ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

ایک قطعہ زمین واقع بابو ساہی بھدرک موجودہ قیمت -/۳۸۰۰ روپے میں مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ خاکسار دفتر وقف جدید کا معلم ہے جس سے مجھے مبلغ -/۵۲۰ روپے ماہوار تنخواہ ملتی ہے۔ میں اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ تازیست داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اس کے بعد اگر میں کوئی مزید آمد یا جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ قادیان کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت یکم جنوری ۱۹۸۹ء سے نافذ کی جائے۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
محمد یونس	حاتم خاں	شیخ قمر الدین

درخواست ہائے دعا

مندرجہ ذیل احباب و خواتین نے اپنی اور اپنے متعلقین کی روحانی جسمانی ترقی بیماروں کی شفایابی نیک مقاصد اور کاروبار میں خیر و برکت اور مشکلات کے ازالہ کے لئے درخواست دعا کرتے ہیں۔ (ایڈیٹر)

مکرم مرزا ناصر احمد صاحب مکرم محمد زمان مبارک صاحب مکرم عطاء الٰہی خانصاحب مغربی جرمنی سے درخواست دعا کرتے ہیں۔ مکرمہ امۃ القیوم صاحبہ آف خوردہ (کیرنگ) مکرم حضرت منڈا سگر صاحب صدر جماعت احمدیہ ہبلی۔ مکرم ڈاکٹر مشتاق احمد صاحب لکھنؤ مکرم محمد احمد صاحب سولیجہ کانپور، مکرم محمد زاہد صاحب سولیجہ کانپور، مکرم انیس الرحمٰن صاحب کیرنگ، محترمہ فوزیہ مبشر منڈا سگر صاحبہ ہبلی تبلیغی کارروائیوں میں برکت کے لئے۔ مکرم محمد بشیر الدین صاحب بالمن وڈمان -/۱۰ روپے اعانت بدر میں ادا کرتے ہوئے اپنی دوسری بیٹی منصورہ بیگم زوجہ عبد الواحد صاحب آف گردوال کے پہلے بیٹے کی ولادت $\frac{12}{89}$-۱۲ کو ہوئی ہے بچے کی صحت و سلامتی کے لئے، مکرم مولانا حمید الدین صاحب شمس مبلغ حیدر آباد، مکرم شمیم احمد صاحب بیچلین بہار اشتر عزیز سید فضل نعیم رسول پور رسونگھڑہ، محترمہ زیب النساء صاحبہ کٹک، عزیزم شاہ ناصر احمد گیا کے ماموں خان ڈاکٹر نور الحسن صاحب بہت بیمار ہیں صحت کاملہ کے لئے، مکرم محمود احمد صاحب مرزا جوری

برطانیہ میں بہت سی انگریز عورتیں جماعت احمدیہ میں داخل ہو کر مسلمان ہو رہی ہیں ۔ بی بی سی لندن

بتاریخ ۱۰ اپریل سنہ ۱۹۹۰ء صبح کی نشریات میں بی ۔ بی ۔ سی لندن نے مندرجہ ذیل تبصرہ نشر کیا ہے جو قارئین بدر کی ضیافت طبع کے لئے درج ہے ۔ (ایڈیٹر)

"ابھی خبروں میں میں نے آپ کو بتایا تھا کہ کس طرح احمدیہ فرقہ کے اسلام کا پرچار (تبلیغ) برٹین میں ہوا ہے۔ ادھر ایک نیا جھکاؤ برٹین میں یہ دیکھنے میں آیا ہے کہ یہاں کی کئی انگریز مہلائیں (عورتیں) احمدیہ فرقہ کے اسلام کو اپناتی جا رہی ہیں ۔ ایک رپورٹ سنئے سد معاشر ناسے :۔

آج کل یہاں برٹین میں رہنے والی انیک (بہت سی) مہلائیں (عورتیں) اور لڑکیاں اپنا دھرم (مذہب) بدل کر احمدیہ مسلمان بن رہی ہیں ۔ رشدی کے معاملہ سے پچھلے ورش (سال) اسلام کی تصویر (اصل تصویر) دھندلی تو ہوئی ہے ۔ پر اس کے باوجود یہاں کی کئی عیسائی لڑکیاں اسلام کو اپنانے کے لئے خوشی خوشی آگے کیوں بڑھ رہی ہیں ؟

ابھی پچھلے سال ۱۵ ورشیہ (سالہ) نِکلا کلارک نے عیسائی دھرم (مذہب) چھوڑ کر اسلام دھرم (مذہب) اپنایا ۔ مدھیم ورگیئے (متوسط طبقہ) انگریز پریوار (گھرانہ) کی نِکلا کلارک نے جب اپنا عیسائی دھرم چھوڑ کر احمدیہ مسلمان بنی تو اڑوس پڑوس کو حیرانی ہوئی ۔ انہوں نے جب نِکلا کو شلوار قمیض پہنے ہوئے دیکھا تو ان سے رہا نہیں گیا ۔ اور وہ ان کی ماں سے پوچھ ہی بیٹھیں ۔ آخر تمہارے گھر میں یہ کیا ہو رہا ۔ اس کی ماں نے اُتر (جواب) دیا کہ کیٹی میری بیٹی مسلمان ہو گئی ہے ۔ اس پر پڑوسیوں نے اگلا پرشن (سوال) کیا کہ تمہیں ڈر نہیں لگتا ۔ پڑوسیوں کا آشنکا (شک) تھا کہ رشدی کے معاملہ کے بعد بھی اسلام کو ہی کیوں یہ کیسے ہوا ۔ نِکلا کا جس کا نیا نام نائلہ ہے کہنا ہے کہ اسے ہمیشہ سے سادے کپڑے پہننے اچھے لگتے تھے ۔ پارٹیوں اور ڈسکوں میں جانا اسے کبھی نہیں بھایا (اچھا لگا) اسے لگتا ہے اسے مسلمان کے روپ میں (شکل میں) ہی پیدا ہونا چاہیئے تھا ۔ پر شاید کہیں کوئی بات غلط ہو گئی تھی ۔ اور ایسا نہیں ہو پایا ۔ اس نے آگے بتایا کہ اسے سویم کو (خود کو) کسی کو پردرشت (ظاہر کرنا) کرنا اچھا نہیں لگتا ہے ۔ اور وہ اس معاملہ میں اور ادھک (زیادہ) مسلمان بننا چاہتی ہے ۔ لگتا ہے اسلام کی یہ باتیں نِکلا عرف نائلہ کو بہت پسند آتی ہیں ۔

ہارٹل پول میں رہنے والے ایک عیسائی خاندان کی ایک اور ۲۰ سالہ مہلا (عورت) جو احمدیہ مسلمان ہو گئی ہے اگر آپ اس سے پوچھیں کہ اس نے اپنا دھرم پریورتن (تبدیل) کیوں کیا ۔ تو وہ کہے گی عیسائی دھرم تو پریوں کی کہانی جیسا ہے ۔ جب کہ اسلام بہت ترک سنگت (دلائل کا مجموعہ) ہے یہ دھرم کا دھارمک (مذہبی) جیون (زندگی) کا وکاس (ترقی) ہے ۔ اسلام دھرم اپنانے والے پرتیک (ہر ایک) برٹش مہلا (عورت) احمدیہ سمپر دائے (فرقہ) کے بارے میں ترک سنگت (دلائل کا مجموعہ) شبد (لفظ) کا پریوگ اوشی (ضرور) کرے گی ۔

درخواست دُعا

مندرجہ ذیل احباب و خواتین اپنی اور اپنے متعلقین کی روحانی جسمانی ترقی، بیماروں کی شفا یابی، نیک مقاصد میں اور کاروبار میں خیر و برکت اور مشکلات کے ازالہ کے لئے درخواست دُعا کرتے ہیں ۔ (ایڈیٹر)

محترمہ مبارکہ عزیز صاحبہ حیدر آباد ۔ محترم فضل الرحمٰن صاحب چودوار ۔ مکرم رفیق احمد صاحب ... مکرم اعلیٰ احمد صاحب مرحوم بیماری سے شفا یابی کے لئے ۔ مکرم محمد شمس الحق صاحب کرڈاپلی ۔ مکرم محمد نصیر الدین صاحب انور کلکتہ ۔ مکرم محمد فرحت اللہ صاحب آر ۔ ٹی ۔ سی کنٹرولر اکبر نگر ۔ مکرم بشیر الدین صاحب الہ دین ۔ مکرم عبد السلام صاحب ٹاک ریکر ۔ مکرم عبد الحمید صاحب ٹاک یاری پورہ ۔ مکرم عبد المالک صاحب لاہور ۔ مکرم خواجہ عبد المومن صاحب اوسلو ناروے ۔ عزیزان سید نصیر الحق و امۃ العزیز نعیمہ جمشید پور ۔ مکرم چوہدری عنایت اللہ صاحب لندن ۔ مکرم ڈاکٹر محمد عارف صاحب ۔ مکرم یوسف حسین صاحب حیدر آباد ۔ مکرم محمد ظہور عیلی صاحب پوری ۔ عزیزہ سیدہ امۃ الباسط و سیدہ امۃ الشکور و امۃ الاعلیٰ بنات مکرم مولوی سید فضل عمر صاحب سابق مبلغ سلسلہ سونگڑہ ۔ مکرم غلام محمد صاحب لون ۔ عزیزہ مسرت الماس بنت مکرم منزل احمد خان صاحب بورڈ امتحان میں نمایاں کامیابی کے لئے ۔

خالص اور معیاری زیورات کا مرکز
الکریم جیولرز
پروپرائٹر :۔ سید شوکت علی اینڈ سنز
(پتہ)
خورشید کلاتھ مارکیٹ حیدری ۔ نارتھ ناظم آباد ۔ کراچی ۔ فون نمبر ۶۲۹۱۷۳

ارشادِ نبوی
اَسْلِمْ تَسْلَمْ
اسلام لا تو ہر خرابی برائی اور نقصان سے محفوظ ہو جائے گا !!
(محتاج دُعا)
یکے از اراکین جماعت احمدیہ بمبئی (مہاراشٹر)

اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ
YUBA
QUALITY FOOT WEAR
(پبلشکش)
... کلکتہ ۔ ۷۰۰۰۱۶
... 43-4028-5137-5206

دوا تدبیر ہے اور دُعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے

زدِ جامِ عشق ۱۰۰/- روپے

جُوبِ مفید اٹھرا ۲۵/- روپے

اکسیر اولادِ نرینہ (کورس)

تریاقِ معدہ ۶/- ۱۵/-

روشن کاجل

حبِ جدوار ۲۰/-

ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گول بازار ربوہ (پاکستان)

افضل الذکر لآ الٰہ الّا اللّٰہُ

(حدیث نبوی صلّی اللہ علیہ وسلّم)

منجانب :- ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لوئر چیت پور روڈ کلکتہ-۷۳-۷۰۰۰

MODERN SHOE CO.

31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD.
CALCUTTA - 700073.

PHONES :- OFFICE .275475. RESI.- 273903.

حمد و ثناء اُسی کو جو ذاتِ جاودانی
ہمسر نہیں ہے اُس کا کوئی نہ کوئی ثانی
(دُرِّ ثمین)

AUTOWINGS,

آٹو ونگس

15 - SANTHOME HIGH ROAD,
MADRAS - 600004.

PHONE NO. 76360. 74350.

اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْاٰنِ

ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے۔

(الہام حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

THE JANTA,

PHONE - 279203

CARDBOARD BOX MFG. CO.
MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD.
CORROUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS.
15- PRINCEP STREET, CALCUTTA - 700072.

اِشْفَعُوْا تُؤْجَرُوْا

(سفارش کیا کرو، تم کو سفارش کا بھی اجر ملے گا)
(حدیث نبوی ؐ)

RABWAH WOOD INDUSTRIES,

SAW MILLS & FOREST CONTRACTORS,
DEALERS IN:- TIMBER TEAK POLES, SIZES,
FIRE WOOD.
MANUFACTURERS OF:- WOODEN FURNITURE,
ELECTRICAL ACCESSORIES ETC.
P.O. VANIYAMBALAM
(KERALA)

قائم ہو پھر سے حکمِ محمدؐ جہان میں ؛ ضائع نہ ہو تمہاری یہ محنت خدا کرے

رائچوری الیکٹریکلس (الیکٹرک کنٹریکٹر)

RAICHURI ELECTRICALS,

(ELECTRIC CONTRACTOR)
TARUN BHARAT CO. OP. HOUSE SOCT.
PLOT NO. 6 - GROUND FLOOR. OLD CHAKALA
OPP. CIGARETTE HOUSE, ANDHERI (EAST)
PHONES OFFICE :- 6348179 RESI :- 6289389 BOMBAY - 400099.

خدا کے پسندیدہ لوگ

حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السّلام فرماتے ہیں :-

”خدا نے مجھے مخاطب کرکے فرمایا، کہ میں اپنی جماعت کو اطّلاع دُوں کہ جو لوگ ایمان لائے ایسا ایمان جو اس کے ساتھ دُنیا کی ملونی نہیں اور وہ ایمان نفاق یا بُزدلی سے آلودہ نہیں اور وہ ایمان اطاعت کے کسی درجہ سے محرُوم نہیں، ایسے لوگ خُدا کے پسندیدہ لوگ ہیں اور خدا فرماتا ہے کہ وہی ہیں جن کا قدم صدق کا قدم ہے۔“

(رُوحانی خزائن جلد ۲۰ - الوصیّت صفحہ ۳۰۹)

طالبانِ دُعا

محمّد شفیق سہگل۔ محمّد نعیم سہگل۔ محمّد لقمان جہانگیر۔ مبشّر احمد۔ ہارُون احمد

پسران مکرم میاں محمّد بشیر صاحب سہگل مرحوم۔ کلکتہ

يَنْصُرُكَ رِجَالٌ نُّوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ } تیری مدد وہ لوگ کریں گے جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے

(الہام حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

پیش کردہ } کرشن احمد، گوتم احمد اینڈ برادرس۔ سٹاکسٹ جیون ڈریسز۔ مدینہ میدان روڈ۔ بھدرک ۔۷۵۶۱۰۰ (اڑیسہ)

پروپرائیٹر:۔ شیخ محمد یونس احمدی۔ فون نمبر 294

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے" ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ

احمد الیکٹرانکس، کورٹ روڈ۔ اسلام آباد (کشمیر)

گڈلک الیکٹرانکس، انڈسٹریز روڈ۔ اسلام آباد (کشمیر)

ایمپائر ریڈیو۔ ٹی وی۔ اُوشا پنکھوں اور سلائی مشین کی سیل اور سروس ۔

"ہر ایک نیکی کی جڑ تقویٰ ہے۔" (کشتی نوح)

پیشکش:۔ ROYAL AGENCY

PRINTERS, BOOK SELLERS & EDUCATIONAL SUPPLIERS

CANNANORE - 670001, PHONE No. 4498.

HEAD OFFICE:- P.O. PAYANGADI

(KERALA) PIN. 670303.

PHONE NO. 12.

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔"

(الہام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پیشکش:۔ عبد الرحیم و عبد الرؤف۔ مالکان حمید ساری مارٹ۔ صالح پور۔ کٹک (اڑیسہ)

AUTHORISED JEEP JOBBERS PARTS

AUTHORISED DISTRIBUTORS AMBASSADOR - TREKKER BEDFORD - CONTESSA

AUTHORISED DEALERS PERKINS P3, P4, P6 P6.354

آٹو ٹریڈرز ۱۶۔ مینگو لین۔ کلکتہ ۔ ۷۰۰۰۰۱

AUTOTRADERS, 16-MANGOE LANE, CALCUTTA-700001, "AUTOCENTRE" تار کا پتہ:۔

ہر قسم کی گاڑیوں، پٹرول اور ڈیزل کار۔ ٹرک۔ بس۔ جیپ اور ماروتی کے اصلی پرزہ جات کیلئے ہماری خدمات حاصل کریں!

ٹیلیفون نمبرز:۔ 28-5222 — اور — 28-1652

"ہمارا یہ اصول ہے کہ کل بنی نوع کی ہمدردی کرو!" (سراج منیر صفحہ ۲۸)

NIR ®

CALCUTTA-15.

پیش کرتے ہیں:۔

آرام دہ، مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ، ہوائی چپل نیز ربڑ، پلاسٹک اور کینوس کے جوتے۔